۲۷ - اگست کو

یاد رکھئے!

کیونکہ اس روز تمام بقایا داران اخبار بدر کے نام (جنہیں ہم پرائیویٹ طور پر اُن کے حساب سے مطلع کر چکے ہیں) رقم قابل الوصول کے

وی - پی کئے جائینگے

ضروری درخواستیں

(۱) جو کارڈ آپ کے نام بھیجے گئے ہیں۔ اُن کے جواب ضرور ہی بھیجدیجئے۔ جواب میں اپنا نام اور نمبر ضرور لکھئے۔

(۲) بہتر ہے کہ رقم مطلوبہ بذریعہ منی آرڈر بھیجدیں۔ تاکہ ہم **وی پی سسٹم** کی موجودہ ناگزیر تکلیفات سے بچ جائیں۔

(۳) جن کو حساب میں کچھ غلطی معلوم ہو۔ وہ فوراً اطلاع دیں۔

(۴) وی۔ پی واپس کر کے ہمارا دُہرا نقصان نہ ہو

(۵) جن احباب نے قیمت نہیں دی۔ ان کی وجہ سے دوسرے خریداروں کو (جو پیشگی قیمت دے چکے ہیں) بھی پرچہ نہیں پہنچایا جا سکتا (اب اخبار انشاء اللہ حسب معمول ۱۶ صفحہ پر چھپا کریگا) اس لئے ضروری ہے۔ کہ سب احباب حق العباد کو مدنظر رکھکر اپنے اپنے ذمگی رقم کو ادا کریں۔
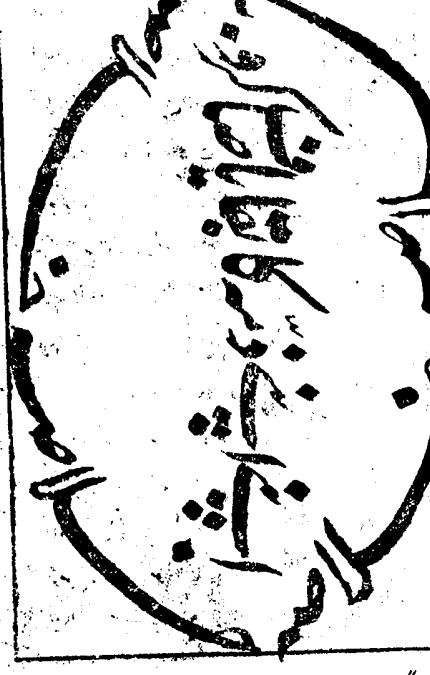
(بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر سپرد پرنٹر و پبلشر کے حکم سے بہ اہتمام مفتی محمد صادق منیجر مطبع اخبار چھاپا گیا۔

آسٹریلیا سے ایک خط

ذیل میں جس انگریزی خط کا میں ترجمہ کرتا ہوں وہ آسٹریلیا کے ایک مسلمان سوداگر حسن موسیٰ خان احمدی کی طرف سے ہے جو اس ملک میں تجارتی کاروبار کرتے ہیں اور اسی ملک میں انہوں نے ایک انگریزی عورت سے شادی کر لی ہے جو اپنے خاوند کی طرح حضرۃ مسیح موعود کی رسالت پر دلی عقیدہ رکھتی ہے اس خط سے ظاہر ہوگا۔ کہ اس سلسلہ کو خدا تعالیٰ نے کس طرح اس بڑے ابتلا کے وقت جو حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مرنے سے اس پر وارد ہوا اپنے فضل سے سنبھالا ہے۔ کوئی دور سے یا نزدیک کسی پر جنبش نہیں آئی یہ خط حضرت مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا اور مینے اس کے اکثر حصہ کا ترجمہ کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ ایڈیٹر

مکرمی و مخدومی برادرم۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ کل بروز جمعہ بوقت دوپہر مجھے ایک غیر احمدی دوست سے اطلاع ملی۔ کہ ہمارے معصوم امام اس جہان سے رحلت کر گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

میں نے یہ کہہ کر اپنے ... غم کو دور کیا۔ کہ اس کی زندگی کی غرض ہمیں ایک خاص تعلیم دینی تھی جو کہ اس نے بڑی کامیابی سے پوری کی۔ ہمارے درمیان اس نے اسی وقت تک رہنا تھا۔ جب تک خداوند تعالیٰ کی مرضی تھی اگر وہ اس جہان سے کوچ کر گیا ہے تو کچھ مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی تعلیم ہمیشہ کے لئے ہمارے ساتھ ہے اور ہمیشہ ہی ہمیں وہ تسلی اور تقویت دیتی رہے گی جبکی ہمیں ضرورت تھی۔

جب میں اکیلا ہوا۔ تو میرے قلب کی عجیب حالت تھی میں نہ جانتا تھا۔ کہ میں کیا کروں اور میں کیا سوچوں۔ اس افسوسناک خبر کو صحیح مانوں یا غلط۔ ہو سکتا ہے کہ یہ افواہ ہی ہو۔ یا یہ کہ ہمارا امام سکتے کی حالت میں ہو۔ جیسا کہ اون کو دو بیماریاں لاحق تھیں۔ میں کچھ بھی فیصلہ نہ کر سکتا تھا۔

عبد الحکیم جیسے دشمن خوشی کے مارے پھولے نہیں سمائیں گے اور بڑی کوشش کریں گے۔ کہ وہ ہمارے کمزور بھائیوں کے ایمانوں کو ہلا دیں جنہوں نے پاک امام کو اس کی تعلیم کی سچی روح اور پیشگوئیوں کی اصل غرض کو نہ سمجھا ہو۔ اگرچہ پاک امام کی پیشگوئیاں میرے ایمان کو بہت کچھ مضبوط کرتی تھیں۔ مگر میں اون کے پورا ہونے کا کچھ ... پہلے نبیوں کی وہ پیشینگوئیاں ہمیں ایک کافی سبق سکھاتی ہیں۔ جس سے صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے رستوں میں ٹھوکر کا خطرہ بھی ہوا کرتا ہے ان میں نے ان کی تعلیم کی پیروی کی۔ میں نے اس کی آمد کی غرض کو اور اس کے پاک اور اعلےٰ مسیحائی دعوے کو غور سے مطالعہ کیا اور مجھے ان کی سچائی کا کامل یقین ہو گیا۔ اور میرا ایمان خواہ وہ زندہ ہوں یا نہ ہوں۔ ویسے ہی قائم ہے۔ میں اس کے جسم کی پوجا نہیں کرتا تھا بلکہ میں اس کی ان باتوں کو جو اس نے ہمیں پہونچائیں پاک سمجھتا تھا۔ وہ ٹھیک وقت پر اپنے مشن کے ساتھ ظاہر ہوا۔ اگر وہ ہم سے جدا ہو گیا ہے۔ تو میں اپنے وقت پر جدا ہوا ہے۔ جبکہ تمام دنیا روحانی اور دنیاوی اور اندرونی اور بیرونی طور سے اس کی تعلیم کی روح سے اس نوشتہ کے مطابق متاثر ہوئی اور ہلائی گئی۔ اس کی تعلیم کی روح ہر ایک جگہ اور دنیا کے تمام آباد حصوں میں مضبوطی سے قائم ہے اور خاص کر اس تعلیم کے آثار ان لوگوں کے درمیان قابل غور ہیں۔ جنہوں نے اس تعلیم سے فائدہ اٹھایا ہے اور جو کہ نیک نیتی سے سچائی کی تلاش میں ہیں۔ میں آپ کو آج کا روزانہ اخبار بھیجتا ہوں۔ جو کہ آپ کے لئے خالی از دلچسپی نہ ہوگا اور جس میں عجائبات روزگار یعنے ان واقعات کا بیان ہے۔ جو اس مہذب دنیا میں ہو رہے ہیں۔

آپ یقین کریں۔ کہ جس قدر زیادہ میں اپنے ارد گرد نظر ڈالتا ہوں اور زمانے کے کرشموں کا مطالعہ کرتا ہوں۔ اتنا ہی زیادہ مجھے پیارے پاک امام کے مشن کی سچائی کا یقین بڑھتا ہے۔ اللّٰھم صل علیٰ المسیح الموعود و علیٰ آلہٖ و اصحابہ اجمعین

اور میں آپ کو اور تمام احمدی بھائیوں کو یقین دلاتا ہوں۔ کہ میری بیعت خالص ہے اور میں سچے دل سے پاک احمد کے مشن پر ایمان رکھتا ہوں اور میں آپ کے ذریعے سے ان قادیان کے تمام احمدی بھائیوں کو اپنے اس ایمان کا گواہ بناتا ہوں۔ میں اپنے پاک امام کی جدائی پر نہایت ہی افسوس کرتا ہوں اور یہ خیال کر کے میں بہت ہی غم محسوس کرتا ہوں۔ کہ میں ایسا بد قسمت ہوں۔ کہ میں خود حاضر ہو کر ان کے دیدار سے عزت حاصل نہ کر سکا۔ یہ بات ہمیشہ کے لئے میرے دل پر ڈنگ کا کام کرے گی۔ اور سب مجھے ہمیشہ زخمی کرتی رہیگی۔

اگر یہ افسوسناک خبر واقعی سچ ہے تو بے شک یہ احمدی جماعت کے لئے ایک بڑی آزمائش ہے۔ میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ بڑی دلیری اور ہمت کو کام فرما دیں گے۔ میں دعا کرتا ہوں کہ وہ بڑے بڑے اور خطرناک آزمائشوں سے سلامتی سے باہر آئیں اور ایک مضبوط ایمان اور بڑے جوش سے اس پاک مشن کی غرض اور فوائد کو پھیلائیں ہمیں بڑے بڑے امتحانوں کے لئے تیار ہونا چاہیئے۔ کیونکہ ہم نہایت پاک اور بہت بڑی امانت کا بوجھ اپنے کندھوں پر رکھتے ہیں اور ہمیں اس عزت کا فخر کرنا چاہیئے۔ جو قادر مطلق خدا نے ہمیں بخشی ہے۔

جب تک ہم بڑی بڑی تکالیف کو نہ جھیلیں ہم کبھی امید نہیں کر سکتے۔ کہ سپرد شدہ مشن سے ہم میٹھے پھل کاٹینگے۔ ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے اور اس کو اپنا ماٹو بنانا چاہیئے۔ کہ تمام مصیبتیں اعلیٰ کوشش کی محرک ہوتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے پاک نبی اور اس کے مسیح کی برکتیں تم پر اور اُن احمدی بھائیوں پر ہوں۔ جنہوں نے اپنا وقت اور زندگی اس پاک مشن کی ترقی کے لئے وقف کر دی ہے۔ آپ کو خدا تعالےٰ ضرور اجر دیگا۔

کیا آپ براہ نوازش خاکسار کا سلام پاک امام کو پہونچا دیویں گے۔ (اگر وہ زندہ ہوں) اور ایسا ہی اون کے کنبے کے تمام لوگوں کو اور اس جماعت کے ممبروں کو اور ہمارے معزز حکیم مولوی نور الدین حکیم الامت کو۔ و مخدومی محمد صادق و سید محمد احسن صاحب امروہی و حکیم فضل دین صاحب و شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم کو

آپ کا صادق

حسن بن موسےٰ خان احمدی برن سٹریٹ

۲۰ رجون ۱۹۰۸ء

قابل توجہ خریداران

تمام احباب کی خدمت التماس ہے کہ خط و کتابت کرتے وقت اپنا نمبر خریداری ضرور لکھیں اور نیز جواب کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تکمیل کی شکایت معاف۔

شفقت علیٰ خلق اللہ
کا
نمونہ

مسیح موعودؑ کے دو خط

مخدومی مکرمی حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب نے مجھے حضرت مسیح موعودؑ کے دو خط دکھائے ہیں۔ جو کہ حضور نے لاہور سے ڈاکٹر صاحب کو لکھے تھے۔ اور جن میں بابو شاہدین صاحب غفراللہ کی تیمارداری کی تاکید ہے۔ میں ان ہر دو خطوط کو ذیل میں چھاپ دیتا ہوں۔ کیونکہ ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ ہمارا مسیح اور مہدی کن اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اپنے اندر رکھتا تھا۔

حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام لاہور جانے کے وقت ڈاکٹر صاحب موصوف کو حفاظت مکانات اور تیمارداری علاج معالجہ بیماران اور دیگر ایسے کاموں کے واسطے اسی جگہ قادیان میں چھوڑ گئے تھے۔ اس واسطے یہ خطوط انہیں کے نام آئے تھے ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم
[illegible] اپریل ۱۹۰۸ء

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ! ہم بخیر و عافیت لاہور پہونچ گئے ہیں۔ اور تمام حال ہر طرح سے خدا تعالیٰ کا فضل ہے۔ آپ کی تحریر سے بڑا اطمینان ہوا۔ اور آپ کے اُوپر آنے سے بڑی تسلی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک آفت سے محفوظ رکھے۔ آمین! اور میری دلی خواہش ہے کہ آپ تکلیف اُٹھا کر ایک دفعہ اخویم بابو شاہدین صاحب کو دیکھ لیا کریں۔ اور مناسب تجویز کرتے رہیں۔ اور میں بھی ان کے لئے پانچ وقت دعا میں مشغول ہوں۔ وہ بڑے مخلص ہیں۔ اُن کی طرف ضرور پوری توجہ کریں۔ اور ایک خط بلف خط ہذا اُن کی طرف بھی بھیجتا ہوں وہ پہونچا دیں۔ باقی خیریت ہے

والسلام راقم مرزا غلام احمدؐ از لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ پہونچا جزاکم اللہ خیراً بابو شاہدین صاحب [illegible] بہت فکر مند ہوں کہ اُن کے ایسے نازک وقت میں قادیان سے سخت مجبوری کے ساتھ مجھے آنا پڑا۔ اور جس خدمت کا ثواب حاصل کرنے کے لئے میں حریص تھا۔ وہ آپ کو ملا۔ امید کہ ہر روز آپ خبر لیتے اور دعا بھی کرتے رہیں۔ اور میں بھی دعا کرتا ہوں۔ میاں غلام محمد مع اپنی بیوی کے لاہور میں آ گئے ہیں۔ معلوم نہیں کہ اُن کے بعد اُس حصہ مکان میں جہاں وہ سوتے تھے کسی دوسرے کے سُلانے کے لئے کیا بندوبست ہوا۔ یہ آپ کے ذمہ ہے کہ آپ اُن کی جگہ کسی ایسے عیالدار اپنی جماعت کے آدمی کو سلائیں جو خیر خواہ اور ہمدرد ہو خواہ شیخ محمدؐ نصیب کو سلاویں اور اگر وہ نہ آسکیں۔ تو اپنی جماعت کے خاص لوگوں میں سے کسی کو سلاویں خواہ مرزا محمود بیگ کو سلاویں۔ بندوبست قابل تسلی ہونا چاہئے۔ باقی سب خیریت ہے۔ چونکہ ہر روز ڈاکٹر ... آتی ہے۔ دوا شروع ہے۔ اور شفاء اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد تر شفا بخشے آمین ثم آمین

والسلام مرزا غلام احمدؐ از لاہور ۱۳ مئی ۱۹۰۸ء

تاریخ وفات خواب میں دکھائی گئی تھی

میرزا احسام الدین احمد صاحب احمدی اکبرآبادی حال فیض آباد محلہ مغلپورہ بر مکان محمود عالم

سب ایجنٹ لکھتے ہیں۔ کہ "حضرت اقدس سے ایک مدت تک خلاف رہا۔ مگر ڈوئی کی موت جو ان آنکھوں کے روبرو ہوئی۔ کمترین کی ہدائیت کا سبب ہو گئی۔ چنانچہ واپسیٔ ... پر یکم اپریل ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کو ایک عریضہ رجسٹری شدہ ارسال کر کے عرض گزار ہوا کہ حضرت خادم کے گناہ معاف ہونے کی دعا کیجئے ... ... جس کا جواب حضرت اقدس نے دستخط خاص سے دیگر علاوہ چند نصیحتوں کے دعا فرمائی۔ اور پھر تحریر فرمایا کہ میری طاقت تمہارے ضعف کو زایل کر دیگی خادم نے اپنا عقیدہ یکم اپریل ۱۹۰۸ء پرچہ البدر میں شایع کرایا۔ ایک عرصہ ہوا۔ کہ حضور اقدس مغفور کو ایک مکان میں بیٹھے قرآن کی تلاوت کرتے خواب میں دیکھا اور اعلیٰ حضرت کو یہ آئیت تلاوت کرتے ہوئے دیکھی قَالَ یٰعِیۡسٰۤی اِنِّیۡ مُتَوَفِّیۡکَ وَ رَافِعُکَ اِلَیَّ۔ میں سمجھا ... [illegible] ایک ... [illegible]

اس کے نیچے ۱۳۲۶ کے بعد [illegible]

اس مضمون کو پرچہ مشرق کے ایڈیٹر [illegible] کو لکھ بھیجا چنانچہ ایڈیٹر صاحب مشرق [illegible] شایع کر دیا تھا۔ بحمد اللہ۔ کہ جس تاریخ کو حضرت نے عالم رویا میں تسلیم فرمایا تھا۔ اُس کو آپ نے اپنی اجتہادی قدرت سے اظہار فرمایا۔ خدا جزاء خیر دے"

الخطبہ

ایک نوجوان احمدی حجام جو قادیان کا رہنے والا اور معقول آمدنی والا ہے شادی کرنا چاہتا ہے۔ پہلی بیوی سے اولاد نہیں ہوتی۔ علاج معالجہ سے فائدہ نہیں ہوا۔ اولاد کی خاطر شادی کرنا چاہتے ہیں لڑکی حجام ہو یا کسی اور قوم کی ہو عمر شخص مذکور کی ۳۰ سال کے اندر ہے۔ آمدنی پچیس تیس ۲۵-۳۰ سے کسی صورت میں کم نہیں درخواست اور خط و کتابت حکیم مفتی فضل الرحمان صاحب قادیان کی معرفت ہو۔

ایک معزز شریف خاندانی نوجوان احمدی دوست جو آجکل پنجاب میں کاروبار کرتے ہیں بعض شرعی ضروریات کے سبب ہندوستان کے علاقہ جات دہلی اور اس کے قرب و جوار میں نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو

(۲) ایک نوجوان نہائت خوش شکل شریف [illegible] صالح مزاج ایک اعلیٰ خاندان کا آدمی جو کہ [illegible] سب نوشہرہ ہے اس کے لئے ایک اعلیٰ اور شریف [illegible] کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت میرے نام ...

امیر احمد قریشی [illegible]

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک معترض کی چند باتوں کا جواب

آپ نے حضرت مرزا صاحب کو زیر نظر رکھ کر آپ کی تکذیب کی غرض سے ایک بات دریافت کی ہے۔ جو کہ حقیقت میں ایک اعتراض ہے۔ ہاں آپ نے اس کو بصورت سوال ادا کیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

ایک شخص کہتا ہے کہ میں ایک شرع قائم یا زندہ کرنے آیا ہوں۔ تمام ملک کی اصلاح میرا کام ہے۔ نیک و بد اور آئندہ امور سے مجھے اطلاع دیجاتی ہے اور تائید غیبی میرے شامل حال ہے۔ پس کیا یہ شخص نبی ہے یا نہ۔ اگر نہیں تو پھر یہ بھی اور مجتہدوں کی مانند ایک شخص ہے جس کے اجتہاد کا انکار موجب کفر نہیں ہے اور نبی ہے تو پھر بعد از نبوت اس کی موجودگی میں اس شرع کا تعطل جائز ہے یا نہ۔ کیا یہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود اور اس کے لاکھوں مرید اس کے ہوتے ہوئے اپنے دنیوی امور کے فیصلہ کا دار و مدار کسی دوسری قوم کی عقلی تجاویز پر رکھیں جب وہ ایک گمراہ قوم کے دباؤ کے نیچے ہے تو کیا عقل اس کو مؤید بتائید غیبی تسلیم کر سکتی ہے۔ جب وہ خود اس پر عمل نہیں کرتے تو کیا وہ آئندہ نسلوں کے لئے واجب العمل ہوگی کیا وہ فیصلے حق ہو سکتے ہیں یا ان کا کوئی فائدہ متصور ہو سکتا ہے۔ کیا پہلے انبیاء کے وقت میں کبھی ایسا ہوا ہے۔

الجواب

واللہ یلہم الحق و الصواب

جب انسان کے دل و دماغ پر کسی چیز کا خیال (دو اور دو چار روٹیاں) کے مشہور مقولہ کی حد تک پہونچ جاتا ہے تو احقاق حق کی راہ سے وہ دور جا پڑتا ہے اور ایسے دور از قیاس اعتراض اس سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو کہ دوسروں کے لئے باعث تعجب ہوتے ہیں آپ کی تحریر سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا دل پہلو ان روایتوں سے متاثر ہوا ہے جو کہ مہدی کی نسبت آئی ہیں کہ کفار کا یوں صفایا کریگا۔ اور یہ کریگا اور وہ کریگا حتی کہ مال کی اس قدر کثرت ہو جاوے گی کہ کوئی صدقہ قبول نہ کریگا وغیر ذالک۔ تو اس سے متاثر ہو کر پہلے تو آپ نے تائید غیبی کے معنی مقرر کر لئے کہ جس سلطنت میں وہ اور اُن کے مرید ہوں۔ پہلے اس کی بغاوت کر کے اس کے قواعد مجریہ سے باہر ہو جاویں اور اس کو تباہ کر کر عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے لیں اور پھر اس کے بعد شرع خاص ان چند امور کو قرار دیا ہے جو کہ حکومت سے متعلق ہوتے ہیں اور پھر شرع قائم کرنے کو اس بات پر منحصر کیا ہے کہ ان چند امور کو حکام وقت کے دست اقتدار سے چھین کر اپنے تصرف میں لے آئے اور اس طرح تائید غیبی اور اقامت شرع کے مفہوم عام کو اس تخصیص کے شکنجہ میں کھینچا ہے حالانکہ ایک بچہ بھی جانتا ہے کہ نہ تائید غیبی بغاوت حکومت اور گورنمنٹ کے امور سیاسی اور نظام ملکی سے خارج ہونے پر منحصر ہے اور نہ اقامت شرع کا انحصار ان چند دنیوی اور ملکی امور کو حکومت کے ہاتھ سے لیکر اپنے تصرف میں کرنے پر ہے۔

پھر آپ نے اس قدر بھی نہ سوچا کہ کیا جو معنے تائید غیبی کے بنے کئے ہیں پہلے انبیاء پر ان سے کوئی نقص تو عائد نہیں ہوتا جنکو میں خود مؤید بتائید غیبی تسلیم کرتا ہوں کیا آپ کے لئے یہ ضروری نہ تھا کہ پہلے سوچ لیتے کہ جب میں تائید غیبی کیلئے یہ امر ضروری قرار دیتا ہوں کہ غیر اقوام کی حکومت کے اقتدار سے ایسا باہر ہو کہ اس کا اور اس کے مریدوں کا کسی ادنیٰ سے ادنیٰ دنیوی امور میں بھی حکومت کی طرف ہرگز کبھی بھی رجوع نہ ہو تو پھر میں ان انبیاء کی نسبت کیا جواب دونگا جن کو علماء اسلام نے مانا ہے کہ غیر اقوام کے جیل خانہ میں مدت تک قید ہو کے اور احکام تو کیا تبلیغ جیسے اہم فرض کے ادا سے بھی روکے جاتے رہے ہیں یا جنکو غیر اقوام کی طاقت نے قتل کیا ہے اور پھر علماء اسلام کی تحریر کے مطابق ایسے نبی کوئی ایک دو نہیں بلکہ انہوں نے لکھا ہے کہ بعض وقت ایک ہی دن میں بیسیوں بلکہ صدہا قتل کئے گئے ہیں اور جانے دیجئے حضرت مسیح اور حضرت مسیح کے پیر و مرشد حضرت یحییٰ جن کے ہاتھ پر بیعت کرتے ہی مسیح پر روح القدس اُتر آئی تھی اُن کے ساتھ کیا ہوا کیا اہل اسلام نے نہیں مانا کہ یحییٰ تو مدت تک قید خانہ میں تبلیغ وغیرہ ایسے سب احکام کی تعمیل و تنفیذ سے بند رہے جو کہ حکومت سے تعلق رکھتے ہیں اور پھر بالآخر قتل ہو کر ہمیشہ کیلئے ان کاموں سے سبکدوش ہو گئے اور حضرت مسیح نے تو اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق حد ہی کر دی کیونکہ اہل اسلام کی تسلیم کے مطابق وہ یہود کے رؤسا اور رومی حکام کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر حوالات میں ڈالے گئے اور پھر ان کے ڈر سے کہیں بھاگ کر چلے گئے اور دو ہزار سال کے قریب گذر چکا ہے اور وہ زندہ ہیں اور باوجود زندہ ہونے کے نہ مریدوں کی خبر لیتے ہیں اور نہ تبلیغ کرتے ہیں اور باوجود مؤید بتائید غیبی ہونے کے ان مردود و مخذول یہود کے ایسے دم بخود ہوئے ہیں کہ اس قدر عرصہ دراز گذرنے پر بھی اپنے ودائع کی خبر تک نہیں لیتے اور پھر کہتے تو یہ ہے کہ میں توریت قائم کرنے آیا ہوں تو دولت تو جو کچھ قائم کی اس کا نقشہ تو یہ ہو گیا ہے حواری تو چھوڑ جب مسیح کے توریت قائم کرنے کا یہ حال دیکھا۔ تو سینٹ پال نے یہ کہکر کہ (شریعت لعنت ہے اور مسیح اس لعنت سے مخلوق کو چھوڑانے آیا تھا) ساری پر پانی ہی پھیر دیا۔ تو پھر اس سے تعجب نہ آئیگا۔ کہ ایسے نظارے کے قائل مذہب کا ایک متبع چند امور کو حکومت غیر کے ماتحت رکھنے پر حضور مجدد دین اور مؤید من اللہ ہونے سے انکار کرے۔ اصل بات یہ ہے۔ کہ شریعت میں جس طرح عبادت کے احکام بیان ہوتے ہیں اسی طرح انتظامی اور دنیوی تنازعات کے فیصلے بھی مذکور ہوتے ہیں لیکن سنت اللہ یہی جاری رہی ہے کہ کبھی تو نبوت اور سلطنت کو جمع کر دیتا ہے اور کبھی ان کو جدا جدا کر دیتا ہے اور جب جدا ہوتی ہے تو بعض وقت سلطنت کے انتظامات و فیصلجات شرعی انتظامات و فیصلجات سے بہت دور ہوتے ہیں۔ تب رعیت کو اپنے دنیوی امور میں سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے خواہ پھر کوئی نبی ہو یا ولی ہو یا مجدد ہو۔ اس کو اور اس کی جماعت کو اپنے ان دنیوی امور میں (جو کہ سلطنت سے تعلق رکھتے ہیں) سلطنت کی طرف رجوع کرنا پڑتا ہے اگر نبوت کے حالات سے بعد زمانہ کے باعث لوگوں کو غفلت اور لاعلمی ہے تو کتب سابقہ سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور اگر کتب سابقہ کو تقویم پارینہ خیال کر کے کوئی توجہ نہ کرے۔ تو کم از کم قرآن مجید سے اس کو اس قدر تو پتہ چلے گا۔ کہ بعض انبیاء کو حکام کے باعث کیا کیا روکاٹیں پیش آئیں۔ حتے کہ بعض کے لئے وہ رکاوٹیں اس قدر ممتد ہوئیں۔ کہ ان کے چلے جانے کے بعد بھی بڑے بڑے عرصہ دراز تک وہ قائم رہی ہیں۔ لیکن تجدید دین تو وہ چیز ہے۔ جو کہ نبی کریم کی خبر کے مطابق ہر ایک صدی کے سر پر ہوتی ہے پس مجددین ہی کے حال پر غور کر لیویں کہ کیا جس قدر مجددین [illegible] اسلام اس وقت تک آئے ہیں۔ وہ سب کے سب بادشاہ ہوتے رہے ہیں یا ان کو شاہان وقت کی طرف سے کبھی اپنے کاموں میں روکاوٹیں نہیں پیش آئیں یا ان کے دنیوی امور بادشاہوں کے قوانین و آرا پر کبھی فیصل نہیں ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ دین سارے کا سارا نہیں بگڑ جاتا۔ چند نقص پیدا ہو جاتے ہیں۔ کچھ تو مسائل میں نا سمجھی واقع ہو جاتی ہے اور کچھ لوگوں میں قوت ایمانی کمزور یا مفقود ہو جاتی ہے تب خداوند کریم مجدد کو مبعوث فرماتا ہے تب وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے ان مسائل کی اصل حقیقت دنیا پر ظاہر کرتا ہے دنیا اس پر اس کی سخت مخالفت کرتی ہے اور چاہتی ہے کہ اس کی بات کو کوئی نہ مانے لیکن خداوند کریم اس کی خاص تائید اور نصرت کرتا ہے یہاں تک کہ جب خداوند کریم

چاہتا ہے اس قدر سعید لوگ اس کی باتوں کو قبول کر کے اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں۔ تب نشانات و کرامات اور دلائل و براہین اور حقائق و معارف اور اس کی خداداد قوت قدسیہ کے پاک اثر سے ان کا بقدر حیثیت تزکیہ ہو جاتا ہے اور ان کو ایمان کامل نصیب ہو جاتا ہے۔ پس جب یہ کام ہو جاتا ہے۔ تو وہ اپنے رب کے جوار رحمت میں چلا جاتا ہے اور جو تخم ریزی وہ کر گیا ہوتا ہے۔ وہ اس کی تیار کردہ جماعت کے ہاتھ سے اس حد تک نشو و نما پاتی ہے۔ جو عند اللہ مقدر ہوتی ہے ان اس میں بھی شک نہیں۔ کہ خداوند کریم نے ان کی کامیابی کا درجہ اور طریق مختلف رکھا ہوا ہوتا ہے لیکن جو ہو جس طرح مسیح جیسا عظیم الشان نبی جب اٹھا ہے تو بہت مختصر اور کمزور سی جماعت بنا کر ایسے وقت میں چلا گیا۔ جو کہ بظاہر ایک ناکامی نظر آتی تھی۔ اور جو سلطنت وغیرہ کی امیدیں کی جاتی تھیں وہ کچھ بھی نہ ہوئیں۔ پر آخر ان کے جانے کے بعد اس کمزور اور قلیل جماعت نے وہ کچھ کیا۔ کہ بالآخر وہ سلطنت جو غیر عیسوی ہو گئی۔ کہ جس کے ایک افسر نے ان کو صلیب پر قتل کر دینے کا حکم دیا تھا پس جب وہ صلیب دینے کے لئے گرفتار کئے گئے تھے اور جماعت کے لوگ سلطنت کے خوف سے عجیب لاتعلقی ظاہر کر رہے تھے اس وقت آپ کے ہم رنگ وہمیاں لوگ یہ اعتراض کرتے تھے کہ اچھا تو داؤد قائم کرنے اور اسرائیلی سلطنت کو بحال کرنے اور خود تخت پر بیٹھنے اور ۱۲ حواریوں کو ۱۲ تخت دینے آئے ہیں کہ خود مشرک اور بے دین حکام کے قبضہ میں گرفتار ہیں وغیر ذالک۔

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ کا زمانہ آ کر اس کی تصدیق ہوئی بلکہ بعض وقت شارع نبی کو بھی ایسے مشکلات پیش آتے ہیں۔ کہ بعض احکام پر بعض وقت عمل نہیں کر سکتا یا بعض پر عمل کرنے کا اس کو ساری عمر میں موقع نہیں ملتا۔ مثلاً حضرت موسے کو دیکھیں جب فرعون کے ماتحت تھے تو بہت سے حدود وغیرہ احکام کے جاری کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے اور پھر جب اس کے قبضہ سے آزاد ہوئے۔ تو باوجودیکہ ان کو وعدہ دیا گیا تھا کہ ارض مقدسہ ہم نے تم کو دیدی ہے اور پھر اس ملک کے متعلق بہت سے احکام خداوند کریم نے ان پر نازل فرمائے تھے جن میں حضرت موسیٰ کو خطاب کر کے فرمایا تھا۔ کہ اس وقت تم نے یہ کرنا و کرنا۔ پر قرآن مجید گواہ ہے اور کتب سابقہ اس کے مؤید ہیں کہ حضرت موسیٰ نہ ارض مقدسہ میں داخل ہوئے اور نہ ان احکام پر عمل کر سکے۔ جو کہ ارض مقدسہ کی نسبت ان کو دئے گئے تھے۔ پر آپ کو پھر بھی مسیح ناصری کے حالات کی طرف توجہ دلاؤں گا۔ کیونکہ جس پر آپ اعتراض کر رہے ہیں۔ اس کو مسیح اسی کے ہم رنگ ہونے کے باعث کہا گیا ہے پس ضروری تھا کہ تبلیغ کے متعلق اور اعتراضات وغیرہ کے متعلق یہ اس کے ہم رنگ ہوں۔ پس اس میں کچھ شک نہیں کہ حضرت مسیح ناصری کی نسبت شاہزادہ اور اسرائیل کا تخت قائم کرنے والا ہونا خدا کی وحی کی بنا پر مشہور تھا اور جب وہ آئے تو ان کے وقت میں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ دنیوی اور انتظامی امور میں وہ خود بھی اسی سلطنت کے ماتحت رہے جس سے یہود کو چھوٹنا تھا پس یہود کا ایک یہ بھی اعتراض تھا جیسا کہ دوسرا زبردست اعتراض ان کا یہ بھی تھا۔ کہ کتب سابقہ میں صاف لکھا تھا کہ مسیح سے پہلے الیاس نبی جو کہ زندہ آسمان پر گیا ہوا ہے دوبارہ زمین پر نازل ہوگا اور وہ نہیں آیا۔ پہلے اعتراض کا جواب تو مسیح نے بذات خود یہ دیا تھا کہ الیاس آ گیا ہے اور وہ بپتسمہ دینے والا زکریا کا بیٹا ہے یعنی ایلیا سے ان کا مثیل مراد تھا۔ پر یہود نے اس جواب پر ہنسی کی اور پہلے سے زیادہ جوش میں آئے کہ کتاب اللہ کی تاویلیں کرتا ہے اور دوسرے کا جواب مسیح نے یہ دیا۔ کہ آسمانی بادشاہت مراد ہے۔ جس کے واقعہ نے یہ معنے بتائے۔ کہ مسیح خود بادشاہ پر آخر ایک وقت آئیگا۔ کہ مسیحیوں کی سلطنت ہوگی اور حواریوں نے بھی یہ جواب دیا۔ لیکن یہود نے اس پر بھی ہنسی کی اور کہا کہ تاویلیں کرتے ہیں۔ پر آخر وہ معنی صحیح ہی تسلیم ہوا۔ اور سلطنت بھی ہوئی۔ کہ بادشاہ اور سلطنت کے اکثر اراکین اور لوگ مسیحی ہو گئے۔ اور اب تک مسیحی سلطنتیں بڑی شان و شوکت سے موجود ہیں۔ اور جس طرح مسیح کو خدائے عالم الغیب نے خبر دی تھی۔ کہ

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ (یعنی تجھے نہیں بلکہ تیرے تابعداروں کو تیرے مخالفوں پر قیامت تک غالب اور حاکم رکھوں گا۔ اب تک ایسا ہی کر کے مسیح کی صداقت کی شہادت دی ہے۔

تو اسی طرح محمدی مسیح کی نسبت بھی ایک تو یہ مشہور ہوا کہ وہ آسمان پر ہے اور وہاں سے ہی اتریگا۔ دوم یہ کہ وہ آ کر کفار کو قتل کرے گا اور اسلام پھیلائیگا اور عظیم الشان بادشاہ ہوگا۔ لہذا جب وہ آیا تو اس پر بھی یہی بڑے دو اعتراض کئے گئے۔ کہ آسمانی آمد کہاں ہے اور پھر وہ عظیم الشان بادشاہت کہاں ہے تو اس نے مسیح کے پہلے والے جواب اور قرآن و حدیث اور سنت اللہ سے ثابت کیا۔ کہ آسمان پر دنیوی زندگی کے ساتھ نہ کوئی جا سکتا ہے نہ آ سکتا ہے اور کہا خدا نے پہلے مسیح کی طرح مجھے بھی

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ۔ فرمایا ہے۔ یعنی میں خود تو مسیح کی طرح غربت اور مسکنت کے ساتھ زندگی بسر کر دونگا ان نزدیک ہی وہ وقت آتا ہے۔ کہ مسیح کی طرح بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے اور میرے اتباع قیامت تک میرے مخالفین پر غالب رہیں گے پر ان دونوں جوابات پر اسی طرح سے اہل کتاب نے ہنسی کی جس طرح مسیح کے دونوں جوابوں پر ہنسی کی گئی تھی لیکن جس خدا نے وہاں یہ سب کچھ کر دکھایا وہی یہاں پر بھی ضرور ہی کر دکھائیگا۔ بالآخر میں آپکو نصیحت کرتا ہوں اور خدا خوب جانتا ہے کہ درد دل سے اور کمال بصیرت سے کرتا ہوں ہم لوگ نادان نہیں خود غرض نہیں۔ فریب اور فریبی کے ہرگز محتاج نہیں اور پھر اپنی عزت اور دوستوں رشتوں اور خصوصاً اپنے ایمانوں کے ہرگز ہرگز دشمن نہیں اور نہ ہم لوگوں نے اپنے وطنوں اور روزگاروں سے نکل کر یہاں پر کسی سکہ کو دیکھا تھا اور نہ ہمیں دھوکا کھایا ہے۔ قرآن و حدیث سے خوب واقف ہیں۔ زمانہ کی حالت کو خوب جانتے ہیں اور خدا کے فضل سے پھر مردم شناس اور عاقبت اندیش ہیں۔ واللہ باللہ ثم تاللہ کہ پھر ہم نے بڑا تجربہ کیا اور سالہا سال کیا۔ پر مرزا صاحب کو کتاب اللہ سنت اللہ۔ سنۃ الانبیاء اور احادیث نبویہ کے مطابق ہم نے راستباز۔ خدا کا فرستادہ۔ خدا کا مسیح اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فدائی غلام۔ اور آپ کے دین کا سچا عاشق اور وفادار خادم پایا ہے۔ آپ جلد بازی سے کام نہ لیں بلکہ خدا سے ڈریں اور دل کو حب و بغض سے خالی کر کے اور خدا سے معافی مانگ کر اور لاحول اور درود شریف اور الحمد للہ پڑھ کر بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کریں کہ اس بارہ میں جو حق ہے وہ آپ پر کھولدے ایک عرصہ تک یہ دعا کرتے رہیں اگر نماز میں اپنی زبان میں کریں تو بہت عمدہ ہے صلحاء کا یہ متفق علیہ طریق ہے حق و باطل کا اسی کو علم ہے اور ہم بھی اسی کے عاجز بندے ہیں اور وہی معرف القلوب۔ اور غفار الذنوب اور ارحم الراحمین ہے اس کا وعدہ ہے۔

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا امن یجیب المضطر اذا دعاہ۔ فقط والسلام

حررہ۔ محمد سرور احمدی۔ بحکم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح علیہ السلام

بگڑا ہے۔ عبدالرحمان اپنے بدعقیدہ سے توبہ کرے یا مبلغ پچاس روپیہ بطور جزیہ ہم لوگون کو دین۔ تب یہ گدام رہ جائیگا اور جناب قاضی سید منظہر عالم صاحب (جو اس عاجز کے والد بزرگ ہین) یون فرمانے لگے کہ اب آپ مرد گھٹی (یعنی جہان مُردہ جلتا ہے) مین جگہ واسطے گدام کے تجویز کیجئے۔ بیچارہ عبدالرحمان مدعاعلیہ ان سب باتون کو سنتا اور صبر کرتا رہا اور مونگھیر جاکر بحضور جناب شاہ چرن صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ بہادر کے یہ درخواست دی گئی۔ کہ جورسے کل حاضر نہین۔ اس لیئے مہلت نہین دیگئی گو دنہین لیا گیا۔ شاہ صاحب یہ فرمایا۔ کہ تیرہ چودہ سو برس کا جب مذہب بدل دیا۔ تو تیرہ چودہ برس کا گدام بدلنے مین کیا حرج ہے اور بھوپال چندر وکیل و بابو دیوکی نندن صاحب مختار مدعیانب ادعا علیہ بحث کیا۔ روشن دماغ مجسٹریٹ نے شاہ احمد صاحب کا رپورٹ کرین کر کہ یہ علم صادر فرمایا کہ یہ کل کارروائی ناقابل اتفاق ہے۔ دوسرا جوری پھر سے مقرر کیا جاسکے اور مولوی نصیر الدین صاحب موصوف و بابو ... صاحب (آنریری مجسٹریٹ) و بابو مارچ ... سب انسپکٹر تھانہ سورجگڈھہ و موڑلی ساہ ساکن ... ملازم شاہ سمی احمد سجادہ نشین جوری مقرر ہوئے۔ تاریخ مقرر کردہ کو جوڑی لوگ گدام پر تشریف لائے اور چونکہ گدام کی جانب پچھم چند ہندو جہاں ہے وغیرہ کا مکان ہے۔ جن کو قاضی حفیظ الرحیم صاحب بحیثیت زمینداری اپنے اون لوگون کو حق بات کہنے سے روکتے تھے مگر اس تاریخ کے آنے کے قبل پانچ روز قاضی صاحب مذکور معہ دو پسر اپنے و ایک برادر اپنے بعارضہ طاعون کے رخصت ہوگئے تھے اس لیئے اون سب لوگون نے جن کا مکان گدام کے قریب تھا۔ بلاخوف و دہشت حق بات کہدی کہ گدام سے ہم لوگون کو کوئی تکلیف نہین ہے اور مقدمہ مذہبی عداوت کی وجہ سے چلایا گیا ہے۔ گدام نہین اٹھنا چاہیئے۔ جناب شاہ چرن صاحب بہادر ڈپٹی مجسٹریٹ کے یہان جوڑی کی رپورٹ کی مخالفت مین ہم بابو وکیل و دیگر مختارون نے از جانب مدعی بہت بحث کی مگر جناب شاہ چرن صاحب موصوف نے رائے جوری کی بحال رکھی۔ العاقبۃ للمتقین۔ فقط

منظور عالم عرف نسیم احمد احمدی از سورجگڈھہ مونگھیر

عظیم الشان تصادم ریلوے کے عبرتناک واقعہ کے چشمدید حالات

قبل اس واقعہ کے لکھنے کے میں جماعت احمدیہ کو خاص طور پر اس واقع کی طرف توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس واقعہ سے نصیحت پکڑین اور عبرت حاصل کرین اور استغفار اور دعاؤن مین کثرت کرین کیونکہ یہ تصادم اپنی نوعیت مین بالکل نیا ہے اور ہندوستان مین کیا بلکہ ممالک غیر مین بھی میرے خیال مین ایسا سننے مین نہین آیا۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو محفوظ رکھے آمین

اس تصادم کے واقعات کم وبیش جملہ اخبارات مین شائع ہوچکے ہین اور بجز خاص خاص باتون کے واقعات صحیح شائع ہوئے ہین لیکن مجھ کو حسن اتفاق سے اُس موقع کے قریب تحقیقات کا کافی ذریعہ مُیسر آگیا تھا۔ اس واسطے مفصل کیفیت نظر ناظرین کرتا ہون۔

۲۰ مئی ۱۹۰۸ء کی صبح کے دن ۵ بجے کے ۵ منٹ پر یہ تصادم ٹرین ملا ۲۶ و ملا ۲۳ اودھ روہیل کھنڈ ریلوے مین قریب غازی آباد کے واقع ہوا۔ حادثہ کیا تھا حقیقت مین غضب الٰہی تھا اور بالکل قیامت کا نمونہ تھا جن اشخاص نے بچشم خود اسکو دیکھا ہے وہ اس وقت ذکر کرتے ہوئے کانپ اٹھتے ہین۔ ہر دو ٹرین مسافرون سے بھری ہوئی تھین۔ ایک بارات مین مراد آباد سے ۱۸ مسافر اور ایک لڑکا جس کا نصف ٹکٹ تھا سوار ریلوے تھے دوسری بارات مین ۱۲ مسافر مصوری اسٹیشن سے سوار ہوئے تھے۔ تصادم ایسا شدید واقع ہوا۔ کہ ایک ٹرین کا انجن معہ چند گاڑیون کے دوسری ٹرین کے اوپر چڑھ گیا اور اس پر نیا تماشہ یہ ہوا۔ کہ گیس کی گاڑی جو اس انجن کے ساتھ تھی وہ پھٹ گئی اور باڈر بھی پھٹ گئے بس پھر کیا تھا آگ نے اپنا کام شروع کردیا۔ جو غریب مسافر کچھ زخمی تھے اور گاڑیون کے نیچے دبے ہوئے پڑے تھے اور اگر آگ نہ لگتی۔ تو شاید اون کو مدد مل سکتی تھی اور ان کی جانین بچائی جاتین مگر آگ کیا تھی۔ قہر الٰہی تھی۔ زخمی چلاتے تھے کہ کوئی ان کی مدد کو پہونچے اور اون کو نکالے لیکن آگ مانع آتی تھی اس موقع پر دو واقع قابل خاص طور پر ذکر کرنے کے ہین ایک شخص کا لڑکا گاڑی کے اندر تھا۔ باپ نہ معلوم کس طرح باہر گاڑی کے بچکر آگیا تھا۔ جس گاڑی مین لڑکا تھا اس مین آگ لگی ہوئی تھی۔ بیٹا زندہ تھا اور مدد کا طالب چیخ چیخ کر مدد مانگتا تھا۔ باپ مارے محبت کے چاہتا تھا کہ آگ مین کود جاوے مگر اور لوگون نے ہاتھ پکڑ لیا۔ کہ بیوقوف وہ تو بچ نہین سکتا ہے تو بھی اس کے ساتھ جلیگا آخر یہ کہ بیٹا زندہ آگ مین جلیگا۔ ایک شخص کا بھائی حقیقی گاڑی کے نیچے دبا ہوا تھا۔ نصف دھڑ دب گیا تھا اور نصف اوپر کا دھڑ سالم تھا۔ ڈیڑھ گھنٹہ کامل چلاتا رہا کہ کوئی اس کو بچانے اس کے بڑے بھائی نے دو ہزار روپیہ تک دینے کا وعدہ کیا مگر کوئی شخص نہ بچا سکا آخر بڑے بھائی کے سامنے آگ مین جلتا ہوا راکھ ہوگیا بڑے ... عجیب نظارہ تھا کوئی آگ مین جل رہا ہے کوئی زخمی پڑا ہے کسی کا ہاتھ کہین کٹا ہوا الگ رہا ہے کسی کی کھوپڑی پھٹ گئی ہے مغز نکل آیا ہے کوئی کسی حالت مین کوئی کسی حالت مین غرض ایک کو ایک کو خبر نہ تھی اللہ تعالیٰ رحم کرے اور ہر مومن کو اس موت سے بچائے۔

بہت سی نعشین جلی ہوئی برآمد ہوئین جو جلکر مثل کھنگر کے ہوگئین تھین۔ اور کچھ پہچانی نہین جاتی تھین۔ کہ مسلمان کی نعش ہے۔ یا ہندو کی ہے۔ اور جو جل کر راکھ ہوگئین اون کا پتہ ہی نہین کہ کس قدر تھین۔ بہرحال اس کی تحقیقات ہورہی ہے۔ کہ کل کس قدر نقصان ہوا ہے۔ آگ اس قدر تیز تھی۔ کہ روپیہ اور اشرفی جو جلے ہوئے برآمد ہوئے ہین۔ وہ بھی جل کر راکھ ہوگئے ہین۔ دیکھنے مین صورت روپیہ کی موجود ہے۔ لیکن ہاتھ لگانے سے راکھ ہے۔ مثل کشتہ ہے۔ اسباب مثل زیور صندوق برتن پارچہ جات روپیہ اشرفی بکثرت پولیس کے قبضہ مین موجود ہے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ نے جابجا اشتہار دیا ہے اور پولیس کے نام احکام جاری کیئے ہین۔ وہ ٹھیک ٹھیک پتہ وسکونت اون لوگون کی دریافت کرکے اطلاع دے۔ جو اس حادثہ مین ہر دو ٹرین مین سوار تھے۔ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع میرٹھ کی کوشش حقیقت مین بے حد قابل تعریف ہے ... نے اس واقع کے اصلی واقعات کو ریلوے کمیٹی کو شائع کرنے پر مجبور کیا۔ اگر صاحب موصوف اس بات مین کوشش نہ فرماتے۔ تو شاید ملازمان ریلوے کیا کچھ ظاہر کرتے۔ فقط۔ والسلام

الراقم

ایک واقفکار

گذارش

خط وکتابت کرتے وقت جوابی کارڈ معہ نمبر خریداری آنا چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل کی شکایت معاف اور جن کے ذمہ بقایا ہے وہ جلد ادا فرمادین۔

وہ آئے وہ لے آگئے اب جہر جستجو
کیوں کانپتا ہے بھول گئی تیری کیا کیوں
کیوں دم فنا ہے اور نکلنے کو جان تری
اس بازپرس کا تجھے کچھ بھی یقین نہ تھا
سیماب وار تجھکو کہیں بھی نہ تھا قرار
تونے جو زہر مار کئے لقمہ ہائے تر
کھایا پیا وہ سارا اگلنا پڑا تجھے

لُٹیا اٹھا کے بھاگ چلا ہے اگرچہ تو
یہ دل میں اب کھٹکنے لگی غم کی پھانس کیوں
خونخوار آنکھ آج ہے کیوں خوں فشاں تری
تیرا قدم زمیں پہ ٹکتا کبھی نہ تھا
تونے اڑائے سیم و زرِ خلق بے شمار
چٹ کرگیا جو مفت کے تو حلوہائے تر
کیوں اب تو مفت خوری کا آیا مزا تجھے

تا قبہا کی بات سن کے ابھی چھوڑ دے
ایسا نہ ہو کہ توبہ ابھی جا کے توڑ دے

پُرانی یادداشت

مئی ۱۹۰۸ء میں لاہور میں نوجوانوں کو مخاطب کرکے حضرت مولوی نورالدین صاحب نے ایک تقریر فرمائی تھی۔ اس میں سے کچھ اقتباس اس جگہ درج کیا جاتا ہے۔ اڈیٹر

ہماری کتاب اس وقت نوجوانوں کے خیالات طرز بیان اور دیگر رسوم و اطوار ایسے ہیں۔ کہ ہمارے زمانہ میں کسی کو ان باتوں کی خبر نہ تھی۔ ہمارے مربی اور محسن اس زمانہ کی ہوا اور اُن کی ضروریات سے بالکل ناواقف تھے۔ ورنہ اس طرز کے مطابق وہ ہماری تربیت اور تعلیم کرتے۔ لیکن خوش قسمتی سے ہم کو ایک ایسی کتاب ملی ہے۔ جس کا بنانے والا زمانہ حال اور زمانہ آئندہ اور زمانہ گذشتہ کے حال سے آگاہ ہے۔ سارے کا سارا اُس کے حضور میں سامنے ہے۔ اُس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں۔ حضرت موسیٰ سے فرعون نے پوچھا تھا کہ فما بال القرون الاولی پہلے لوگ جو گزر گئے۔ اُن کا کیا حال ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا علمہا عند ربّی۔ لا یضل ربّی ولا ینسیٰ اس کا علم میرے رب کے پاس ہے۔ وہ ازلی ابدی خدا سب باتوں سے آگاہ ہے۔ کوئی شے اُس سے چھپی ہوئی نہیں۔ اس کو سچے علوم سے آگاہی ہے۔ کوئی شے اُس کو بھولی ہوئی نہیں

سرّ و اخفیٰ اللہ تعالیٰ کی وہ ذات پاک ہے۔ جس کو تمام سچے علوم سے آگاہی حاصل ہے:۔ یعلم السرّ و اخفیٰ۔ وہ خدا سرّ اور اخفیٰ کو جانتا ہے سرّ وہ ہے۔ جس کو اگرچہ ہم بظاہر نہیں جانتے۔ تاہم اس وقت کسی انسان کے دل میں موجود ہے۔ مثلاً ایک انسان اپنے دل میں ایک خیال رکھتا ہے۔ جس کو وہ کسی کے سامنے ظاہر نہیں کرتا اور پوشیدہ رکھتا ہے۔ اس کو عربی زبان میں سرّ کہتے ہیں۔ سو خدا تعالیٰ سرّ کو بھی جانتا ہے۔ لیکن اس سے بڑھکر یہ بات ہے۔ کہ خدا تعالیٰ اخفیٰ کو بھی جانتا ہے۔ اخفیٰ وہ خیالات ہیں۔ جو آج سے مثلاً دس برس یا بیس برس بعد انسان کے دل میں پیدا ہوں گے۔ جن کی اس انسان کو بھی خبر نہیں۔ کہ وہ کیا ہوں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ اُس اخفیٰ کو بھی جانتا ہے پس کیا ہی خوش قسمتی انسان کی ہے۔ کہ اس سرّ اور اخفیٰ سے آگاہ اور واقف کار ذات نے اُس کے واسطے ایک کتاب عطا فرمائی۔ جب یہ لوگ پیدا بھی نہ ہوئے تھے اُس وقت سے خدائے علیم نے اُن کی ضروریات روحانی کے پورا کرنے کے واسطے یہ کتاب نازل فرمائی

پہلوں کو حقیر نہ جانو! اس زمانہ کے نوتعلیم یافتہ لوگ بدقسمتی سے اگلے آدمیوں کو دقیانوسی۔ کہڑ کنا اور اولڈ فیشن اور دیگر اس قسم کے مذموم ناموں سے یاد کرتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ ہمارے پاس وہ کتاب ہے اور محفوظ حالت میں ہے جو کہ خالق فطرت کا کلام ہے۔ ایسی کتاب کے ہوتے ہوئے ہم کیوں کر کسی سے پیچھے رہ سکتے ہیں۔ یہی وہ کتاب ہے کہ لا یاتیہ الباطل من بین یدیہ ولا من خلفہ تنزیل من حکیم حمید۔ یہ حکیم حمید خدا کی کتاب ہے اس میں کسی راہ سے جھوٹھ کا کوئی دخل نہیں۔ یہ کتاب باوجود ان خوبیوں کے جو اس میں ہیں یہ بھی دیکھنا چاہئے کہ وہ کس ملک میں اُتری ہے۔ وہ ایسے ملک میں اُتری جہاں نہ کوئی کالج تھا۔ اور نہ کوئی یونیورسٹی۔ اس ملک میں اس زمانہ کی تصنیف شدہ کسی علم کی کوئی کتاب نہیں ملتی نہ کوئی یادداشت دکھائی دیتی ہے۔ زیادہ سے زیادہ دو علم ان میں رائج تھے۔ ایک تو بہ سبب تجارت پیشہ ہونے کے ان کو علم حساب کی ضرورت رہتی تھی۔ اس واسطے یہ علم ان میں پایا جاتا تھا۔ دوسرا ان کو اپنی زبان کا فخر تھا۔ اور ان میں سے کا ہر ایک شخص اپنی زبان کے کچھ نہ کچھ اشعار یاد رکھتا تھا۔ یہی ان کا سب مائیہ فخر اور یہی ان کا سب مائیہ علم تھا۔ اس بات پر بہت بحث ہوئی ہے۔ کہ علم حساب سب سے اول کہاں سے نکلا ہے۔ مگر مجھے اس وقت اس بحث میں پڑنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ غرض یہ ہے کہ ہماری کتاب اُس خدا کی طرف سے ہے۔ جو سب کچھ جانتا ہے۔ اور اس کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے کہ لا یاتیہ الباطل کوئی نیا علم کوئی نئی سائنس۔ کوئی نئی تحقیقات ایسی نہیں ہو سکتی۔ جو اس کتاب کو باطل کر سکے۔ کوئی مشاہدہ کوئی تجربہ صحیحہ کسی زمانہ کی ترقی علوم ایسی نہیں ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ جو اس کتاب کی مبطل ہو سکے۔ من بین یدیہ۔ نہ اس وقت ولا من خلفہ اور نہ اس زمانہ کے بعد کوئی ایسا امر پیدا ہو سکتا ہے۔ جو اس کو باطل کر سکے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دامن قیامت تک وسیع ہے۔ یہ ایک بہت بڑا دعوی ہے کہ قیامت تک کوئی ایسا امر پیدا نہ ہوگا۔ جو کہ اس کتاب کا مبطل ہو سکے۔

قرآن ہمیشہ سچا پایا تیرہ سو برس کی ترقیات کو میں نے دیکھا اور پڑھا ہے۔ یہ ترقی سائنس میں ہو یا موفیاء کرام میں ہو۔ ہر ایک کے واسطے مسلمانوں میں بہت سامان موجود ہے۔ کیونکہ یہ بڑی خوش قسمتی کی بات ہے کہ تمام علوم جدیدہ کا ترجمہ عربی یا ہو جاتا ہے۔ غرض تمام موجودہ علوم کو میں نے دیکھا ہے ان سب کو پڑھکر میں نے اللہ تعالیٰ کے فرمان کو سچا پایا ہے جو شخص قرآن کو ہاتھ میں رکھے اُس کے واسطے کوئی مشکل نہیں۔

جماعت کنگ اخی ابو سعید عرب صاحب نے کنگ سے ایک خط کی نقل بھیجی ہے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہاں کی جماعت کا استقلال ایسا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ہر جگہ کی جماعت کو ایسا ہی استقلال عطا فرمایا ہے

مکرمی معظمی جناب مولوی ابو سعید عرب صاحب دامت فیوضکم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ عرصہ دراز کے بعد جناب نے یاد فرمایا۔ والا نامہ پہنچا اعزاز بخشا آگاہ کیا۔ کنگ سونگرہ خردہ۔ کیرنگ وغیرہ مقامات کے حالات کیا عرض خدمت کروں قحط سالی نے لوگوں کو شکستہ حال اور پریشان کر رکھا ہے خدا تعالیٰ رحم فرماوے۔ بفضلہ تعالیٰ مقام سونگرہ و خردہ وغیرہ کی جماعت بدستور سابق ثابت قدم اور پرجوش ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے وصال سے بجز حزن رنج یا یہ عہد بات ہے اور محبت کا تقاضا ہے۔ وگرنہ مخالفین کی تحریرات اور وساوس کا اثر ابھی تک شمہ بھر نہیں ہے بلکہ انشراح صدر کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کی ہے۔ پس دعائے ثبات اور استقامت فرماتے رہیں۔ خداوند تعالیٰ ہم کو اپنی مرضیات پر چلاوے آمین ثم آمین بھائی غلام نبی صاحب وغیرہ بخیریت ہیں اور جناب عالی میں ہدیہ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ عرض کرتے ہیں۔ والسلام

عاجز بندہ انعام رسول احمدی کنگی عفا اللہ عنہ

مشرقی بنگال سے ایک بلند آواز

مشرقی بنگال کی اُردو آواز

قوم کے ظلم سے تنگ آ کے مرے پیارے آج
شورِ محشر ترے کوچہ میں مچایا ہم نے

چاٹگام میں نالائق خشک مُلّان مولویوں نے کس قدر غوغا اور شور مچا رہے ہیں۔ کیا نا منوتر شرم نہیں آتی۔ چار پانچ ہم لوگوں سے بہت سی بحثیں ہو چکی۔ مسیح موعود کی دعاوی پایۂ ثبوت پہونچائے گئے۔ اور مسیح کی وفات کی اثبات پر بے شمار دلائل پیش کئے گئے مگر تم سے ایمانداری سے ایک سطر کے لئے کام نہیں۔ صرف اپنے منہ میاں مٹھو بنکر عوام کو خوش کرنے کی ارادہ سے ہماری تکفیر اور تذلیل کی [illegible] کیا۔

[illegible] کوشیت و نابود کرنے کے [illegible] اور مختلف پہلوؤں سے تکلیفیں پہونچائیں اور دل آزار باتوں سے ستانے [illegible] گالیوں کے [illegible] ٹھیک پیش نظر کئے اخیر یوں کے پہلے ہو کر بمقام گرزن کانت ہاٹھ بر سر جلسہ بحث ہزاروں آدمیوں کے روبرو مولوی اشرف علی نے قتل کا فتوے پڑھ کر سنایا اور تاکیداً ہمخیال مولویوں اور عوام کو بار بار جوش دلانے والے کلام سے ترغیب دیتے گئے۔ اس جگہ سے عاجز کو باہر جانے نہ دیں۔ یعنی میرا خون سے مقام بحث کو ہمیشہ کے لئے قابل یادداشت نشان بنا رکھیں۔ شاید کہ پولیس سب انسپکٹر موجود نہ ہوتا۔ تم لوگ کچھ نہ کچھ کر ہی لیتے جیسا کہ مولوی موصوف نے یہ ہی کہا تھا۔ ایک کے خون کا عوض ایک ہی شخص پھانسی میں جاویگا۔ پرواہ کیا ہے سارا جھگڑا تو مٹ جائیگا۔ اب کہو تو سہی تم لوگوں نے میری مخالفت میں کیا باقی رکھی ہے۔ افسوس تقوے سے تم اس قدر دور مشرق سے مغرب۔ اب تک تم ایسی گندی تقریر سے پیش آئے ہو جو کوئی نیک دل شریف انسان کسی حالت میں سننا بھی گوارا نہ کریگا۔ پھر بھی تم کو میں نے بولنے سے ہی بُرا نہ کہا صبر اور استقلال کے دائرہ سے ایک قدم باہر نہیں رکھا۔ ہمارے امام ہمام مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم یہ ہے کہ معدودات چند ایام کی زندگی میں حلیمی مسکینی اور فروتنی سے اوقات بسر کریں اور جانفشانی سے دین کی خدمات میں لگے رہیں۔ اور عام خلق اللہ سے ہمدردی رکھیں ہم دنیا میں جنگ وجدل کے لئے نہیں آئے بلکہ صلاح اور فلاح کیلئے آئے ہیں۔ اے میرے پیارے کم فہم مولویو! تم کو بار بار سمجھاتے رہیں تم حد سے زیادہ آگے مت بڑھو۔ مگر تم نے غور نہ کی۔ گریبان میں مونہہ ڈالکر سوچ کر دیکھو کیسی کیسی گستاخیاں تم سے سرزد ہو چکی ہیں۔ ہم صبر کر بیٹھے ہیں۔ لیکن ہمارا خدا ہر ایک کا مالک۔ ذوالجلال خدا مناسب انصاف اور موجب حال انتقام لینے والا ہے۔ [illegible] کے دن [illegible] ہو گیا لازم ہے کہ [illegible] سے منکر ہو جاویں۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ [illegible] بیہودہ سیرت کے مولویو! تمہیں [illegible] اس وقت جاننا ہوں کہ جناب رسول اکرم محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد [illegible] [illegible] اور [illegible] رنگا کر اعلیٰ [illegible] کی [illegible] ایک [illegible] و ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پڑھ [illegible] اور [illegible] مبعوث ہو کر [illegible] کے میدانوں اور یورپ کے پہاڑوں اور امریکہ کے جنگلوں اور افریقہ کے بلند مینار تک کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ سے گونج [illegible] تھے۔ انہیں لوگوں کے تقوے اور محنت اور صبر اور ریاضت کے نتائج تھے جن کی بدولت دنیا میں جابجا اللہ اکبر کی صدا گونج رہی ہے۔ یہ انہیں لوگوں کے کوششوں کا پھل ہے جن کو تم نبوت سے پھر جانے کے لئے بار بار کہتے رہتے ہو یاد رہے۔ ہم ان کی روحانی اولاد ہیں۔ ہمارے رگ و ریشہ میں وہ صفتیں موجود ہیں۔ جو صحابہ میں تھیں ہمارے میں وہ صدیق اکبر موجود جو بعد رحلت نبی کریم صلعم خلافت نشین ہوا تھا۔ اب ہم وما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل پڑھ کر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع میں پوری تسلی اور اطمینان قلبی کے ساتھ پر زور ہو کر بیٹھے ہیں تمہارے جیسے دنیا کے [illegible] کے رعب اور دجل سے ہم بے خوف ہیں۔ انشاء اللہ العزیز قریب ہے کہ ہم دنیا کے سامنے ایک روشنی کا ستارا دکھائی دینگے کیا تم خوف دلانے والے مورتی ہمارے سامنے پیش کرتے ہو۔ تمہارے ظاہر سامان اسباب کو ہم قشر حقیقت اور خس و خاشاک سے بدتر سمجھتے ہیں۔ حاشا و کلا۔ تم سمجھتے تمہاری دھمکیوں سے ہم گھبرا جائیں گے۔ ہرگز نہیں منصور حلاج کی مانند اگر دار پر کھینچ کر قتل کرڈلوایا اخون زندہ مولوی عبد اللطیف صاحب کابلی کی طرح سنگسار بھی کرو۔ خواہ کر ڈالو ہرگز نہ کہونگا کہ عیسیٰ آسمان میں مجسم زندہ ہے بلکہ آج سے تا بحشر خدا تعالےٰ کے دو بدو تک یہ کہتا جاونگا۔ علی الاعلان فوت شدہ نبیوں میں داخل ہیں اور ہمارے پیشوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی مسعود برحق ہیں چنانچہ ہمارا خدا زندہ خدا ہے۔ ہمارا نبی زندہ نبی ہے۔ ہماری کتاب زندہ کتاب ہے۔ ہمارا مذہب زندہ مذہب ہے۔ اسی طرح ہمارا مسیح بھی زندہ مسیح ہے۔

اے [illegible] بے خبر ہونیوالے مولویو! کیا تمہاری عقل کے دروازے بند ہو گئے۔ تم کیسے جنگلی وحشی بے باک [illegible] مثال قتل و غارت کے منصوبے کرتے ہو نہ معلوم [illegible] زندگی میں [illegible] کے بیٹے بکر اس کرتے ہو۔ البتہ سلطنت افغانیہ میں تمہارے فتوے کی گنجائش ہو جاتا مگر یہ تو برٹش گورنمنٹ کی پُرامن حکومت ہیں۔ سنئے یقین رکھو یہاں تم کو خدا نامراد رکھیگا۔ لیکن تمہارے ظلم کی حد دا نہیں تمہارے رہنا بہتر ہے کہ ظالمانہ حرکات سے بیدار ہو کر خدا سے معافی مانگو تمہارے ظلم سے غیر اقوام عبرت پا رہے ہیں۔ مگر تم اب تک ظالم ہی بنے رہے۔

اے آسمان زمین کے بنانیوالے خدا تو ہر ایک کا خالق اور نیک و بد اگر جزا و سزا پر مالک ہے۔ ان ظالم دنیا کا مولویوں کے اخیر انجام تیرے ہی فیصلہ پر موقوف ہے۔

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین

خاکسار احمد کبیر نور محمد احمدی ڈاکخانہ الزارا۔ چاٹگام

وی پی آتے ہیں

۲۷ - اگست ۱۹۵۸ء کا پرچہ ان تمام خریداران کی خدمت میں جن کی قیمت سال رواں کی باقی ہے یا پچھلے سالوں کا کچھ بقایا ان کے نام ہے۔ وی پی کیا جائیگا تا کہ تمام بقائے صاف ہو کر حساب پاک ہو۔ جو صاحب وی۔ پی کے وصول کرنے سے انکار کریں گے ان کے نام کا اخبار بند کیا جائیگا۔ وی پی دس روز تک ڈاکخانہ میں رکھا جا سکتا ہے۔

مینجر بدر

سوانح عمری حضرت محمد صاحب صلی اللہ علیہ وسلم

مرتبہ شردھے پرکاش دیوجی پرچارک براھم دہرم اس کتاب پر مجھے ریویو کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام نے خود اس کتاب کی تعریف اپنی کتاب چشمہ معرفت میں فرمائی تھی جو لفظ بلفظ ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

"اس پُرآشوب زمانہ میں کہ ہر ایک فرقہ خواہ آریہ میں خواہ پادری صاحبان دیدہ و دانستہ کئی طور کے افترا کرکے ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور اسلام کی تحقیر کو بڑا ثواب کا کام سمجھ رہے ہیں۔ ایسے وقتیں آریہ قوم میں سے ایسا منصف مزاج پیدا ہونا جو برہمو مذہب رکھتے ہیں نہایت عجیب بات ہے۔ مولف کتاب نے اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی اور حق گوئی اور بے تعصبی کا عمدہ نمونہ دکھلایا ہے میرے نزدیک مناسب ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک ایک نسخہ اس کتاب کا خرید لیں۔ قیمت بھی بہت کم ہے۔ یہ کتاب ایسی مقبول ہوئی ہے کہ اب دوبارہ دو ہزار جلد چھاپی گئی ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ ہے اور قیمت صرف ۵ر [illegible] مجلد کی قیمت ۷ر ہے۔ اور کتب خانہ براہم مندر بیرون لوہاری دروازہ [illegible] سے مل سکتی ہے۔

تذکرۃ المصطفیٰ

مصنفہ جناب مولوی سید ابو الحسن علی صاحب [illegible] رضوی نیوتنوی ایم۔ اے۔ ایل ٹی پروفیسر بڑودہ کالج صوبہ گجرات۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سوانح عمری ہے۔ مگر ایک جدید طرز پر جو [illegible] کہ ایک دفعہ محب رسول پڑھنا شروع کرے تو پورا کئے بغیر نہ چھوڑے۔ وہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا تھا کہ خلقہ القرآن اس بات کو سید صاحب موصوف نے خوب [illegible] جا بجا آیات قرآنی یا ان کے ترجمہ کے ساتھ نہایت [illegible] کو مدنظر رکھا ہے بالخصوص انڈیا کی [illegible] کہ اس کتاب کو ضرور پڑھے۔ آنحضرت ﷺ کے حالات پر دوران لوگوں نے جو اعتراضات کئے ہیں ان کے جواب بھی ساتھ ہیں۔ ابواب کے نام اور ان کی ترتیب بہت ہی دلربا ہے۔ جیسے دعائے خلیل۔ در یتیم۔ الامین۔ جہاد اکبر (مراد مکہ میں ابتدائی زندگی مصائب کی) وغیرہ۔ انشاپردازی اعلیٰ درجہ کی ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے۔ باوجود ان خوبیوں کے قیمت صرف عہ ہے اور صاحب مصنف سے ملسکتی ہے اگر صاحب مصنف دوسرے ایڈیشن کیوقت اس کے ساتھ ملک عرب کا ایک نقشہ لگا دیں اور لکھنے کیواسطے کسی ایسے کاتب کو منتخب کریں

جفارسی کے ساتھ عربی خط بھی خوبصورت لکھ سکے تو خوب ہو۔

خیالاتِ آزاد

محمد حسین آزاد کے نام سے کون واقف نہیں۔ اُردو لٹریچر میں جو کام آزاد صاحب نے کیا ہے اس کا احسان انجمن اُردو بھول نہیں سکتی۔ حال میں خیالاتِ آزاد نام ایک کتاب شائع ہوئی ہے جس میں آزاد صاحب کی ڈکشنری۔ نامہ و پیام۔ خمارستان کی ڈنر۔ ولایت کے شوق سفرنامے وغیرہ بہت سے عجیب مضامین درج ہیں جن کا لطف اُن کے پڑھنے سے حاصل ہو سکتا ہے ان کی تعریف میں اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ وہ خیالات آزاد ہیں کتاب کی لکھائی چھپائی ایسی عمدہ ہے کہ رضوانی پریس کلکتہ کو ملک کے نامی مطبعوں کی فہرست میں داخل کرتی ہے قیمت عہ ہے۔ اور قاضی ابو المظفر مولا بخش صاحب رضوان ساکن نمبر ۵۵ امام باڑی لین تصائی ٹولہ کلکتہ سے ملسکتی ہے۔

سلسلہ کتب تعلیم نسواں

مولفہ مسز خاموش صاحبہ ایڈیٹر رسالہ پردہ نشین اس سلسلہ کا اُردو قاعدہ اور اُردو کی پہلی دوسری تیسری اور چوتھی کتاب ہمارے دیکھنے میں آئی ہے یہ سلسلہ لڑکیوں کیواسطے بہت مفید ہے۔ تمام الفاظ اور مضامین اس قسم کے جو لڑکیوں کے [illegible] مفید ہیں۔ لکھائی چھپائی کاغذ سب پاکیزہ ہیں۔ [illegible] کوان کی اس کامیابی پر مبارکباد دینے ہیں کہ انہوں نے ایسا عمدہ سلسلہ تصنیف کیا ہے۔ اس کے ضمن میں اس امر کا ذکر بھی فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ مسز خاموش صاحبہ کا اخباری [illegible] پردہ نشین عورتوں کے درمیان [illegible] اشاعت کے [illegible] رسالہ ہونا عمدہ اور مفید ہوتے ہیں قیمت [illegible] ایک روپیہ آٹھ آنہ [illegible] کا پتہ دفتر رسالہ العزیز آگرہ ہے۔ رسالہ پردہ نشین کے ٹائٹل پر ہر ایک رباعی ہوتی ہے اس کو ہم بطور نمونہ درج کرتے ہیں۔

> کل بے حجاب چند نظر آئیں بیبیاں
> دل ان کو دیکھ غیرتِ قومی سے گڑ گیا
> پوچھا جو اُن سے آپ کا پردہ کدھر گیا
> کہنے لگیں کہ عقل پہ مردوں کی پڑ گیا

تذکرہ بہادران اسلام

مصنفہ صوفی کرم الٰہی صاحب ڈنگوی۔ یہ ایک ضخیم کتاب ۲۲۵ صفحہ کی ہے جس میں ابتدائے اسلام کے بہادران سے لیکر آجکل کی نیلسن گزشتہ [illegible]

پارٹی تک کے حالات درج ہیں۔ عرب۔ مصر۔ مراکش۔ ٹیونس۔ ایران۔ افغانستان کے [illegible] تمیز کے تذکرے بہت دلچسپ اور قابل [illegible] لکھائی چھپائی عمدہ ہے اور عبدالرحیم و عبدالرحمان صاحبان تاجران کتب پنجاب سے بقیمت عہ مل سکتی ہے۔

سلطان ٹیپو

عرف شیر میسور۔ یہ ایک تاریخی ڈراما ہے جس میں جناب منشی غلام قادر فصیح صاحب نے نہایت عمدہ پیرایہ میں معزز اور غیرت مند مسلمان ٹیپو مرحوم مغفور کے وقت کے حالات بیان کئے ہیں۔ قیمت مجلد ۸ر پنجاب پریس سیالکوٹ سے چھپ سکتی ہے۔

آزادیٔ مصر

مصطفیٰ کامل پاشا کی سپیچ جس کو نیشنل لٹریچر سوسائٹی سیالکوٹ نے اردو معلی علیگڈھ سے نقل کیا ہے۔ مفت تقسیم ہوتی ہے۔

مادیت و دہریت کی تردید

مصنفہ جیمس ڈنکلسن کلارک صاحب جس کو لالہ رام نرائن گپتا باقاعدہ نے اُردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں خدا تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت عقلی اور فلسفی دلائل سے دئیے گئے ہیں۔ قیمت [illegible] دفتر براہم دہرم انارکلی سے مل سکتی ہے۔

ایشور ایک غیر جسمانی طاقت ہے یا نسیم زندہ پیرش

یہ کتاب بھی مذکورہ بالا پتہ سے ملسکتی ہے اور قیمت صرف ار ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی ایک غیر مادی ہستی ہونے کو ثابت کیا گیا ہے۔

رُوحانی گلدستہ

یہ کتاب برہم دہرم کا ٹریکٹ نمبر ۱۲ ہے اور اس کی قیمت ار ہے اس میں براہمو سماج کی تعلیم کی بنا پر گناہ اس کی سزا معافی اور مکتی وبہشت کی حقیقت پر بحث کی گئی ہے

پرکالت

یعنے مرنے کے بعد انسان کا کیا حال ہوگا۔ اس کتاب [illegible] پرکاش دیوجی پرچارک براھم دہرم نے مختلف مذاہب موجودہ کے عقائد متعلق بعد الموت و قیامت کو درج کیا ہے۔ قیمت ار

بقایا دار اپنا حساب صاف کریں

ورنہ اخبار بند کر دیا جائیگا کیونکہ کارخانہ مزید خرچ برداشت نہیں کر سکتا

عبد اللہ شیر [illegible] دینی و دنیوی مشاغل کے واسطے دعا کا خواستگار ہے *

مخالفین کے اعتراضات اور اُن کے جوابات

(مولوی غلام رسول صاحب راجیکی)

گذشتہ سے پیوستہ

سوال نمبر ۲۔ مانا کہ مرزا صاحب اپنی پیشگوئی میں سچے نکلے اور اول کے بالمقابل عبد الحکیم کی پیشگوئیان بھی جھوٹی نکلین۔ مگر پھر بھی یہ تو ضرور چاہیئے تھا کہ آپ کا دشمن آپکے سامنے مرتا نہ یہ کہ آپ اپنے دشمن کے سامنے۔ میرے خیال مین اس طرح مرزا آپ کی کسر شان مین داخل ہے۔

جواب - اس سے آپ کی کسر شان نہیں ہوتی بلکہ الٹی تو آپ کی عزت بڑھتی ہے۔ کیونکہ عبد الحکیم کے آپکے بعد چند روز تک مہلت پانے مین دو حکمتین تھین جو ہمارے حضرت اقدس کی عزت و شان کا موجب ہوئین اور عبد الحکیم کی ذلت اور رسوائی کا۔

اول یہ کہ عبد الحکیم کو آپکے بعد زندہ رہنے نے کوئی عزت نہین بخشی۔ بلکہ علاوہ اور خصوصیتون کے اس خصوصیت نے اس کو مثیل مسیلمہ کذاب ثابت کیا اور جس طرح مسیلمہ پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مُرید تھا۔ اسی طرح عبد الحکیم بھی پہلے حضرت مسیح موعود کا مرید تھا جیسے مسیلمہ مُرید ہونے کے بعد مُرتد ہوگیا۔ ایسا ہی عبد الحکیم بھی۔ پھر جیسے مسیلمہ نے بعد ارتداد کے دعویٰ نبوت و رسالت کا اعلان کیا ایسا ہی عبد الحکیم نے بھی شیطانی رسالت کو سرانجام دینے کیلئے اپنا الہام "انک لمن المرسلین" شائع کیا کہ میں رسول ہون۔ پھر جیسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے اور مسیلمہ آپکے بعد الوفات کی بحال کامیابی اور ترقی کی عزت کو دیکھ کر حسرت کی آگ مین حسد کی سوزش کے ساتھ جلنے کے لئے رہگیا تھا۔ اسی طرح مرتد صاحب کانے دجال اور مثیل مسیلمہ میان عبد الحکیم پیچھے رہ گئے۔ تا اللہ تعالے حضور کے اس جانی دشمن کو حضور کی بعد الوفات کی عزت اور سلسلہ کی کامیابی کو دکھا کر حسرت اور حسد کے گرم تنور مین جلائے اور پھر علاوہ ان مشابہتون کے ایک عددی مساوات کی مشابہت بھی مسیلمہ کی اس مسیلمہ ثانی مین پائی جاتی ہے۔ اس طرح پر کہ

جتنے اعداد مسیلمہ کے نام کے ہین اتنے ہی عبد الحکیم کے۔ یعنی مسیلمہ کے نام کے اعداد بھی

۱۵۵ ہین اور عبد الحکیم کے بھی ۱۵۵ ہین۔ یہ موٹی موٹی چار پانچ مشابہتین ہین جنکی وجہ سے عبد الحکیم اس وقت مسیلمہ ثانی یا مسیلمہ وقت ثابت ہوا ہے۔

دوسری حکمت تو یہ تھی جو کہ عبد الحکیم نے زندہ رہکر مسیلمہ کی مماثلت کا شرف حاصل کیا اور پھر اسی قدر نہین بلکہ مسیلمہ کی مماثلت نے اپنے دعویٰ کے مقابل اور اسکو مثیل ثابت کیا جس کی [illegible] پاک جو وقت مسیلمہ مرتد ہوا یعنے عبد الحکیم کے مقابل ان [illegible] سے حضرت مسیح موعود کو مثیل آنحضرت صلعم بنا دیا۔ پھر اس کے زندہ رہ جانے سے [illegible] کی عزت بڑہی اور [illegible] حضور کی یا [illegible] دوسری حکمت یہ تھی کہ عبد الحکیم [illegible] سے [illegible] اور پیشگوئی پوری ہونے کے انتظار مین لگا رہا کہ اب پوری ہوگی تو میں اپنے دشمن کی اپنی پیشگوئی کا انکار ہوا ہوا دیکھ کر خوشیان مناؤنگا اور خوشیان مناؤنگا۔ اب اگر وہ ہمارے حضرت سے پہلے مر جاتا۔ تو وہ ذلت اور رسوائی جو اُس کو اس پیشگوئی کے نہ پورا ہونے سے نصیب ہوئی تھی۔ وہ کس طرح ہوتی اور پھر مقابل مین ہمارے حضرت اقدس کی پیشگوئی کو پورا ہوتے دیکھ کر جو حسرت اور جو سوز اور درد اندر جلا اُسکی قسمت مین تہا وہ کس طرح پاتا۔

سوال نمبر ۳ - مرزا صاحب کی پیشگوئی تھی کہ اس عورت سے نکاح ہوگا۔ مگر آپ تو وفات پاگئے اور نکاح کی بات تو درمیان ہی رہگئی۔

جواب نمبر ۳ - اس عورت کے متعلق آپ کی پیشگوئی شرطی تھی۔ جیسا کہ نفس الہام سے یہ امر کہ بخوبی ثابت ہے۔ دیکھو الہام کی عبارت یہ ہے۔ ایتھا المرأۃ توبی توبی فان البلاء علی عقبک۔ لفظ توبی توبی سے یہ امر بخوبی واضح ہوجاتا ہے کہ وہ بلا جس کا وعدہ دلایا گیا اور جس کا ایک پہلو نکاح کے ساتھ بھی تعلق رکھتا تہا۔ اس کا وقوع عدم توبہ کی شرط سے وابستہ تہا۔ لیکن جب انہون نے توبہ سے فائدہ اٹھالیا۔ تو بموجب قضیہ مسلمہ اذا فات الشرط فات المشروط وہ بلا بھی ٹل گئی اور ساتھ ہی وہ نکاح کی مانگ بھی ٹوٹ گئی اور لفظ توبی توبی جو دو دفعہ فرمایا گیا۔ یہ اس بلا کے دو پہلوؤن کی خبر دیتا ہے ایک پہلو اس عذاب کا جس سے اس عورت کا گھر ماتم کدہ کی صورت مین ہوناتہا۔ اور دوسرا پہلو نکاح کا جو شامت اعمال کے نیچے گھر کی صفائی کیلئے دوسرا اجار و ب تہا۔ جو آخر ٹل گیا۔ اس اعتراض کا جواب تو حضرت اقدس ؑ نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ صفحہ ۱۳۳ مین خود مفصل ذکر فرمایا دیا تہا اور آپنے صاف لکھدیا تہا۔ کہ اس نکاح کو اب خدا تعالیٰ نے منسوخ کر دیا ہے۔

سوال نمبر ۴ - مرزا صاحب کا الہام تہا کہ آپ کو دوبارہ جوانی ملے گی لیکن آپ بوڑھے ہی فوت ہوگئے۔

جواب نمبر ۴ - ہان آپ کا یہ بھی ایک الہام تہا جسمین خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ عالم شباب کے انوار آپ کو دیئے جائینگے اور یہ انوار پھر آپ کو دیئے بھی گئے اور آپنے اس کا ذکر بھی کیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۰۶ نشان ۱۳۰ لیکن انوار شباب سے مراد یہ نہین کہ آپ کچھ بے ریش لڑکون کی طرح ظاہری شباب کی حالت مین ظاہر ہو گئے بلکہ الہام کے لفظون مین تو انوار الشباب ہے جسکے معنے جوانی [illegible] جوانی کے نور ہین جن سے مراد روحانی جسمانی قوتیں ہین [illegible] اپنے اپنے محل مین ایک نور کی طرح ہے۔ جس سے وہ مقام روشن اور منور ہوتا ہے۔ مثلاً قوت باصرہ اپنے محل کے لئے نور ہے اور قوت سامعہ اپنے محل کے لئے اور ایسا ہی قوت حافظہ بھی مقام کا دیا ہے اور قوت متفکرہ اپنی جگہ کا چراغ سو اس کے متعلق آپنے بتفصیل ذکر کیا ہے کہ جب سے مجھے الہام مؤید الیک انوار الشباب کی بشارت ملی ہے۔ تب سے ہی میری ساری طاقتین اور میرے سارے قوا ایسے مضبوط اور ایسے تیز ہو گئے ہین جن سے مین تصنیف اور تالیف کا اس قدر کام کے سکتا ہون کہ ہر روز دو دو جز و نو تالیف کتاب کو اپنے ہاتھ [illegible] اور نہ صرف لکھنا بلکہ سوچنا اور فکر کرنا جو نئی تالیف کیلئے ضروری ہے پورے طور پر میسر آگیا۔

سوال نمبر ۵ - آپ کی پیشگوئی تھی کہ میرے گھر لڑکا پیدا ہوگا جو مبارک کے قائم مقام ہوگا۔ سو وہ بھی پیدا نہ ہوا اور آپ پہلے ہی چلدیئے۔

جواب نمبر ۵ - اس مُتمہ کو حضور نے خود کہوا دیا ہے۔ دیکھو حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ نشان نمبر ۴۲ - جہان مواہب الرحمان صفحہ ۱۳۹ کی پیشگوئی جو پانچوین لڑکے کے متعلق فرمائی تھی۔ اس کی تفصیل فرماتے ہین آپ لکھتے ہین کہ وبشرنی بخامس فی حین من الاحیان یعنی جو پانچوین لڑکے کی بشارت ہے وہ پانچوان لڑکا ان چار لڑکون کے علاوہ بطور نافلہ پیدا ہونیوالا تہا جو محمود احمدؐ کے گھر پیدا ہوا۔ اور جسکا نام نصیر احمدؐ رکھا گیا۔ اور یہ طرز بیان قرآن کے اس طرز بیان کے مطابق ہے جہان خدا تعالےٰ حضرت ابراہیم کی نسبت فرماتے ہین کہ وھبنا لہ اسحٰق و یعقوب۔ یعنی ہمنے ابراہیم کو اسحاق اور یعقوب دونون عطا

گئے۔ حالانکہ یعقوب اسحٰق کا بیٹا تھا نہ کہ ابراہیم کا یہ آسمانی کتابوں کا ایک طرز بیان ہوتا ہے جس کو نادان کم سمجھتے ہیں اور آخر محض اپنی بے سمجھی سے اس پر اعتراض کر دیتے ہیں۔ اسی طرح آپ کا الہام انا نبشرک بغلام حلیم ینزل منزل المبارک واقع ہوا ہے جس کا مطلب یہ ہے۔ کہ گو ہم تیری اولاد کو بہت برکت دینگے اور وہ بہت پھیلیگی اور پھولیگی۔ ایک حلیم لڑکا جسکی ہم تجھے بشارت دیتے ہیں۔ یہ لڑکا نعم البدل کی صورت میں مبارک احمد کے قائم مقام ہو کر پیدا ہوگا اور جو انشاء اللہ ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ کب ہو۔

سوال نمبر ۶ ۔ آپ کی زلزلہ کے متعلق پیشگوئی تھی اور آپ کا الہام تھا۔ کہ اریک زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی میں تجھے زلزلۃ الساعۃ دکھاؤں گا مگر نہ وہ زلزلہ آیا اور نہ آپنے دیکھا۔ جو آپ پہلے ہی فوت ہو گئے۔

جواب نمبر ۶ ۔ آپنے زلزلۃ الساعۃ کو دیکھ لیا۔ اور خدا نے آپ کو بذریعہ کشف و رؤیا دکھا دیا۔ اور اس کے وقوع کا سارا نقشہ آپکے سامنے ظاہر کر دیا۔ جب ہی تو آپ کی زبان پر الہامی دعا۔ رب اخر وقت ھذا جاری ہوئی۔ جسکی قبولیت پر بشارت کا یہ الہام ہوا کہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی۔ یعنی خدا نے اسے تاخیر میں ڈالدیا۔ اور یہ سوال کہ وہ زلزلہ آپ کی زندگی میں نہیں آیا۔ یہ فضول سوال ہے کیونکہ آپ خاتم الانبیاء کی طرح جب خاتم الاولیاء اور خاتم الخلفاء ہیں۔ جن کی خلافت کا دامن قیامت تک وسیع ہے تو پھر کس قدر سخت غلطی ہے کہ آپ کی تمام پیشگوئیوں کے پورا ہونے کا سوال آپ کی حیات کے دنوں پر ہی قائم کیا جائے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے آپ کو اپنی وحی مقدس کے ذریعہ سے یہ خبر بھی بتلا دی ہے کہ ساری پیشگوئیاں اور سارے نشان آپ کی زندگی میں نہیں دکھلائے جائیں گے بلکہ فرمایا۔ کہ اما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک یعنی بعض نشان آپ کی زندگی میں دکھلائے جائیں گے اور بعض نشان بعد از وفات۔ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس قدر پیشگوئیاں کی تھیں۔ کیا وہ ساری کی ساری آپ کی حیات میں ہی پوری ہوئی تھیں۔ اور مخالف لوگ تو اس وقت بھی ہر ایک نشان کے وعدہ پر بھی کہتے رہے تھے۔ کہ متی ھذا الوعد ان کنتم صادقین۔ لیکن آپنے ان کے سامنے یہی جواب پیش کیا کہ انما العلم عند اللہ و انما انا نذیر مبین۔ دیکھو نار حجاز کا بھی آپنے وعدہ دیا تھا جو آخر صدیوں بعد ظہور میں آیا۔ پھر ریل اور تار برقی اور نہروں کا بھی وعدہ تھا۔ پھر چاند سورج کے گہن کا بھی وعدہ تھا۔ کہ رمضان کی فلاں فلاں تاریخ میں ہوگا پھر ایک مہدی اور مسیح کا بھی وعدہ تھا اور طاعون اور زلزلوں کا بھی وعدہ تھا۔ مگر یہ سب وعدے آج تیرہ صدیوں کے بعد پورے ہوئے اب اگر مخالفین یہ شور مچاتے کہ کئی زمانے گذر گئے مگر یہ پیشگوئیاں اور یہ وعدے پورے نہیں ہوئے تو وہ کس قدر غلطی کرتے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیاء تھے جن کی شریعت اور نبوت رسالت کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے۔ اب اگر وہ سارے نشان آپ کی زندگی میں ہی پورے ہو جاتے تو پچھلے لوگوں کے ہاتھ میں تو پھر آپکے گذشتہ نشان بطور قصے اور کہانیوں کے [illegible] رہتے مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ آپ کی صداقت کے نشان ہر زمانہ میں تازہ بتازہ لوگ مشاہدہ کرتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے آپکی صداقت [illegible] قصہ اور کہانی کے رنگ میں نہیں بلکہ حقیقت کے طور پر ثابت ہوتی رہتی ہے اسی طرح ممکن ہو کہ ہمارے حضور جناب مسیح موعود کے بھی بعض ایسے نشان ہوں جن کا وعدہ تو آپ ہوگیا مگر ان کا وقت وقوع اور [illegible] ظہور کسی دوسرے وقت اور کسی اور زمانہ میں ہو جیسے کہ آپکا موعود لڑکا اور یہ موعود زلزلہ وغیرہ وغیرہ۔ واللہ اعلم بالصواب وعلمہ احکم واحوی للمخاطب۔

سوال نمبر ۷ ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب [illegible] امرتسری سے آپکا آخری فیصلہ کا اشتہار شائع ہوا تھا اور اس میں لکھا تھا کہ ثناء اللہ میری زندگی میں میرے اور میری جماعت کے سامنے توبہ نہ کرے مرجائیگا۔ لیکن وہ تو نہ مرا اور آپ ہی مر گئے۔

جواب نمبر ۷ ۔ فیصلہ کا اشتہار تو بیشک آپکی طرف سے شائع ہوا تھا مگر ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہیں فرمایا بلکہ اس نے یہ لکھا کہ مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا یہ فیصلہ مجھے منظور نہیں ہے کیونکہ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ ایک شریر اور بدکار کو بھی خدا تعالیٰ لمبی عمر دیدیتا ہے چنانچہ اس پر دو تین آیات بھی بطور ثبوت کے قرآن سے نقل کر کے لکھے۔ جیسے املی لھم ان کیدی متین و یمدھم فی طغیانھم یعمھون۔ وغیرہا۔ اور اس طریق سے گویا یہ ثابت کیا کہ اگر میں اس مقابلہ میں مرزا صاحب کے سامنے ہلاک ہو جاؤں۔ تو اس قاعدہ سے پھر بھی مرزا صاحب کاذب ہی ثابت ہونگے اور میں سچا۔ مگر قدرت خدا جب اس نے اس راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ کو اختیار کیا تو خدا نے آپکو اس دوسری راہ سے ہی آپکڑا اور میدان دنیا میں تمام اہل عالم پر ثابت کر دکھایا کہ اگر ثناء اللہ املی لھم اور یمدھم فی طغیانھم کی رو سے ہی ایک کاذب کو لمبی عمر یا مہلت عمر کو خیال [illegible] ہے تو بہت اچھا اسی طریق سے کہ اہم اس کے کاذب ثابت کر دیتے ہیں جیسے کہ ثابت ہوگیا اور ایک کاذب کے سامنے صادق رخصت ہوا [illegible] ثابت ہوگیا کہ املی لھم کے نیچے وہاں پر اگر پیچھے رہ جانیوالے کے بیان کو ثناء اللہ صاحب ہی میں جو جھوٹے ہیں۔ اور حضرت اقدس جناب مرزا صاحب سچے۔

سوال نمبر ۸ ۔ آپکا الہام تھا کہ آپ کی عمر اسی سال ہے یا اس سے کچھ کم زیادہ۔ پھر [illegible] سے ایک الہام سنا کہ آپکی عمر بڑھا دی گئی ہے [illegible] کے کہ بڑھائی ہوئی عمر کو پانے سے پہلے بتائی ہوئی عمر بھی نہ پاسکے۔

جواب نمبر ۸ ۔ بتائی ہوئی اور بڑھائی ہوئی عمر کو نہ سمجھنے سے یہ سوال پیدا ہوا ہے ورنہ دراصل یہ کوئی سوال نہیں اور اگر دیکھا جائے تو آپنے بتائی ہوئی عمر بھی پائی ہے اور بڑھائی ہوئی عمر بھی بتائی ہوئی عمر اس [illegible] [illegible] آپکی عمر ۷۵ سال ہوتی ہے جو اسی سال سے چار پانچ سال کم [illegible] [illegible] سے بڑھائی ہوئی عمر [illegible] بڑھائی ہوئی عمر کے ساتھ [illegible] نہیں سکتی بلکہ اس کا تعلق تو مرتبہ آتھم کی چودہ ماہ والی پیشگوئی سے ہے کیونکہ مرتبہ نے جس دن اس پیشگوئی کو توڑ کر اس کی جگہ [illegible] والی پیشگوئی قائم کی تھی۔ اس کا اس پیشگوئی کے توڑنے پر مستعد کرنا اور اس پیشگوئی کے توڑنے کے لئے آتھم کی عمر کو بڑھا دینا [illegible] چودہ ماہ [illegible] دینے سے مستدعی ہے یہ خدا تعالیٰ کا فعل ہے [illegible] خدا تعالیٰ کی حکمت عملی نے دشمن کی آنکھ سے پوشیدہ رکھا یہ ثابت ہوگیا کہ آپنے خدا تعالیٰ کی بتائی ہوئی عمر بھی پائی اور ایسا ہی اس کی بڑھائی ہوئی عمر بھی۔

سوال نمبر ۹ ۔ آپکی عمر اسی سال سے بھی کم واقع ہوئی۔ پھر خدا تعالیٰ نے کے علم میں آپکی عمر اسی قدر مقدر تھی تو خدا تعالیٰ نے آپکے سال وفات کو کیوں خاص نہ کیا اور اسی یا چار یا پانچ اس زیادہ کا عدد اس اصل مدت کے ساتھ کیوں بتایا۔ جبکہ سال وفات کا اول سے کچھ بھی علاقہ نہ تھا

جواب نمبر ۹ ۔ ابتدائے دعوٰی کے وقت آپ تن تنہا اور اکیلے تھے اور وہ زمانہ آپکے رسوخ عزم اور استقلال کے جانچنے کا زمانہ تھا جسمیں علماء کی طرف سے آپکے لئے فتاوی تکفیر تیار ہوئے جس وقت [illegible] عداوت کا وہ بازار گرم ہوا۔ کہ الامان! دشمنوں نے آپکے استیصال اور آپکے قتل کروانے کے لئے سینکڑوں تدبیریں کیں اور خفیہ گھاتوں سے بھی کئی حملے کئے۔ پھر آپ کا اس وقت کئی دشمن قوموں اور تمام فرقوں کے سامنے اکیلا میدان میں ہونا تقاضائے بشریت [illegible]

ایسی حالت کا محرک ہوسکتا تھا جو اس وقت تسلی کا موجب ہوسکتی اسی لئے دشمنوں کے ان مخالفانہ حملوں کے مقابل پر آپکو تسلی دیگئی کہ واللہ یعصمک من الناس اطال اللہ بقاءک اسی یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔ یعنی ان لوگوں کے حملہ سے خدا تجھے بچائے گا اور لوگ تجھے ہرگز قتل نہین کرسکین گے کیونکہ تو اپنی طبعی عمر سے وفات پائیگا پس تو کوئی فکر نہ کر اور نہ غمگین ہو خدا نے تیری عمر کو تیری کامیابی کے دنون تک دراز کرکے کہا ہے اسی برس یا پانچ چار اسی سے زیادہ یا اتنے ہی اس سے کم۔

اب انسان کو تو یقینی طور پر اس بات کا بھی پورا علم نہین دیا گیا کہ وہ سالم ایک گھنٹہ تک بھی زندہ رہیگا۔ پھر ابتدائے دعوے کیوقت جو چالیس سال کے قریب کا زمانہ تھا آپکا اس وقت سے ایک ایسے زمانہ دراز تک زندہ رہنے کی پیشگوئی کرنا جسمین ایک انسان پیدا ہوکر اپنا پوتا بھی دیکھ سکتا ہے کیا یہ انسانی افترا ہوسکتا ہے؟ اور چالیس برس کے قریب کے وقت مین اسی برس کے قریب تک کے لئے پیشگوئی کو خاص کردینا اور پھر باوجود اور اعداد شمار کے اسی یا اس کے قریب کے عدد کو ہی خاص کرنا یہ بھی تو غیب ہی ہے۔ کیا کسی کی مجال ہے کہ ایسا کرسکے ہان یہ سوال کہ اسی برس یا اس سے زیادہ یا اس سے کم یہ تین مدتین کیون بیان فرمائی گئیں جبکہ واقعہ وفات کے لئے ان تین مدتون سے ایک مدت ہی خاص ہوسکتی تھی تو اس کا جواب یہ ہے کہ رسول آسمانی گورنمنٹ کا ایک ملازم ہوتا ہے جو ان اجری الا علی اللہ کی تنخواہ پر خدا تعالیٰ کی رسالت اور تبلیغ احکام کی ملازمت کو سرانجام دینے کے لئے خلق خدا کے پاس آتا ہے اور رسول ایسے نہین ہوتے جو اہل دنیا کی طرح آخرت کے مقابلہ پر دنیوی عمر اور دنیوی آرام کے خواہان ہون بلکہ بہر صورت وہ دین اور آخرت کو ہی دنیا پر مقدم رکھتے ہین اور وہ ہرگز پسند نہین کرتے۔ کہ وہ کبھی بھی دنیوی امور کو دینی امور پر ترجیح دین۔ اس لئے وہ یہی چاہتے ہین کہ کسی طرح سے ہم اپنی اس ملازمت سے سبکدوش ہون اور یہان سے رخصت ہوکر اپنے خدا سے جا ملین لیکن جب تک تبلیغ کا کام پورا کرنے کے لئے کفایت کرسکے۔ تبلیغ کے لئے ایسی عمر حضرت مرزا صاحب کو بھی دیگئی۔ جو ٹھیک اسی سال سے پانچ چار سال تھ یا وہ تھی اور تبلیغ کا وہ کام جو خدا تعالیٰ نے بموجب ارشاد الہامی ان اللہ یحمل کل حمل او ان ذالعرش یدعوک۔ اپنے ذمہ لے کر حضرت مرزا صاحب کو محض اپنے فضل سے پچھتر (۷۵) سال کی عمر مین ہی اس سے سبکدوش کر دیا۔ خدا کے علم مین بیشک مرزا صاحب کے قوے کے لحاظ سے اور آپکی رسولانہ ہمت اور طاقت کے رو سے اسی برس یا اس سے بھی زیادہ کا ہی تھا۔ اس کی ایسی ہی مثال ہے جیسے ایک ٹھیکیدار ایک مزدور کو یہ کہے کہ ایک کام تجھ کو دیا جاتا ہے جس کو پورا کرنے کے لئے صبح سے شام تک کا وقت کافی ہے۔ پھر جب عصر ہوئی تو یا تو عصر سے پہلے سے ہی اس کو امداد دیکر شام تک کے کام کو عصر تک ختم کرکے اس کو فارغ کر دیا۔ یا عصر کے بعد کام کو اپنے ذمہ لیکر اسے عصر کیوقت ہی فراغت دیدی۔ لیکن یہ اس کی مہربانی کیوجہ سے ہوگا ورنہ کام کا وقت مزدور کی ہمت طاقت کے لحاظ سے تو شام تک ہی ہے۔

سوال نمبر ۱۰۔ آپنے تحفہ گولڑویہ مین لکھا ہے کہ دانیال نبی کی اس پیشگوئی کا مین مصداق ہون جسمین لکھا ہے کہ مسیح ۱۲۹۰ سے لیکر ۱۳۳۵ تک محنت سے کام کریگا لیکن آپ بجائے ۱۳۳۵ کے ۱۳۲۵ تک زندہ رہنے۔ ۱۳۲۶ھ کے ابتدا مین ہی انتقال فرما گئے اور ایسا ہی احادیث نبوی مین ہی لکھا ہے کہ مسیح موعود زمین مین چالیس سال تک رہیگا مگر آپ بجائے چالیس سال کے دعوے مسیحیت کے بعد صرف ۲۵ سال تک رہے پھر اگر دانیال نبی اور آنحضرت کی پیشگوئی کے مصداق آپ ہی تھے تو کیا وجہ کہ آپنے دونون پیشگوئیون کے مطابق زندگی نہ پائی۔

جواب نمبر ۱۰۔ اس کا جواب دراصل وہی جواب ہے جو سوال نمبر ۹ کے جواب مین گذرا یعنی ۷۵ سال سے ۸۵ سال تک دس سال کا فرق ہے اور یہ دس سال دراصل آپ کی عمر مین ہی داخل ہین جن کو ۱۳۲۵ھ کے ساتھ ختم کرنے سے ۱۳۳۵ ہوتے ہین اور چالیس سال جو احادیث مین مذکور ہین۔ وہ آپکی قلمی خدمت کے ابتدا سے لیکر آخیر سال تک چالیس سال ہی بنتے ہین۔ (دراصل دانیال کے الفاظ یہ نہین کہ وہ ۱۳۳۵ تک ضرور زندہ رہیگا بلکہ اس کے تو یہ لفظ ہین۔ کہ مبارک ہین وہ جو ۱۳۳۵ھ تک انتظار کرتے رہین اسمین وہ کی ضمیر مریدین یا ناظرین کی طرف پھرتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ درمیان مین بعض ابتلا ہون گے لیکن ۱۳۳۵ تک سلسلہ ایک خاص ترقی پر پہونچیگا۔ ایڈیٹر)

سوال نمبر ۱۱۔ بہشتی مقبرہ تو قادیان مین تھا آپ لاہور مین کیون فوت ہوئے۔

جواب نمبر ۱۱۔ لاہور مین وفات پانے کے متعلق آپکے الہام تھے۔ اگر آپ قادیان مین وفات پاتے تو وہ کس طرح پورے ہوتے اور وہ الہام یہ ہین۔ "لاہور سے ایک افسوسناک خبر" "کفن مین لپیٹ کر لائے ہین"۔ "جنازہ آتا ہے" وغیرہ وغیرہ اور علاوہ اس کے آپکا سفر مین پھر لاہور جیسے دار الخلافہ شہر مین وفات پانا یہ تو کوئی قابل اعتراض بات نہین بلکہ مسیح کے لئے سیاحت کی موت اور ایک خلیفۃ اللہ کیلئے دار الخلافہ مین تو نہایت موزون اور از حد مناسب معلوم ہوتی ہے اور آپکا باوجود لاہور مین فوت ہونے کے قادیان مین دفن ہونا بہت سی پیشگوئیون کو پورا کرتا ہے اگر خدا کو منظور نہ ہوتا۔ تو ایسے اسباب بن جاتے۔ کہ آپکا جنازہ قادیان نہ لایا جاسکتا۔ والسلام۔

ضرورت مدرسین قرآن شریف

پنجاب ہندوستان کے مختلف مقامات کی جماعتہائے احمدیہ نے اپنے اپنے شہرون مین درس قرآن شریف جاری کیا ہے یا کرنے کی تجویزین ہین۔ بعض جگہ تو مقامی احباب مین سے کوئی ایک اس کام کیواسطے نکل آیا ہے۔ کہ اس معزز کام کو آنریری طور پر ادا کرے۔ لیکن بعض جگہ کی جماعت اس امر کی خواہشمند ہے۔ کہ ان کیواسطے باہر سے کوئی ایسا آدمی بھیجا جاوے جو ان کے درمیان رہ کر انہین باقاعدہ روزانہ قرآن شریف کا درس دے اس کیواسطے سب سے عمدہ تجویز تو یہ ہے کہ ایسی جماعتین اپنے ہی درمیان مین سے کسی صاحب استعداد کو منتخب کرکے اور اس کے اخراجات کا حسب ضرورت ذمہ اٹھا کر چھ ماہ یا سردست کم از کم تین ماہ کیواسطے قادیان بھیجدے اور وہ صاحب یہان سے تعلیم حاصل کرکے اپنے وطن کو واپس جائین اور اپنی جماعت کو درس قرآن شریف کا دین ایسے مدرسین کے طیار ہونے کے واسطے کچھ وقت درکار ہے۔ لیکن عرصہ سے بہت سے دوست حضرت خلیفۃ المسیح کا درس سن رہے ہین پس مین امید کرتا ہون کہ ان مین اس قسم کے آدمی ہین جو بخوبی مین درس قرآن شریف کا دے سکتے ہین۔ ان مین سے وہ احباب جو اس خدمت کو سرانجام دینے کی لیاقت اور فرصت رکھتے ہون وہ اگر اپنے ارادہ سے حضرت خلیفۃ المہدی والمسیح کو مطلع فرماویں اور ایسا ہی وہ انجمنین بھی جن کو مدرسین کی ضرورت ہے مطلع فرماوین۔ تو امید ہے کہ بآسانی انتظام ہوجائیگا۔

غیر معمولی جلسہ تشحیذ الاذہان

آج ۷۔ اگست صبح ۸ بجے تشحیذ الاذہان کا ایک غیر معمولی جلسہ ہوا۔ حاضرین کی تعداد معقول تھی مگر افسوس کہ ہمارے سکول کے طلباء اس میں کم دلچسپی لیتے ہیں جس کیلئے ہم ہیڈ ماسٹر صاحب کی توجہ خاص طور سے مبذول کرتے ہیں۔

چوہدری فتح محمدؐ صاحب نے اپنا لکھا ہوا مضمون پڑھا یہ بھی ایک نئی بات ہے کہ ممبران تشحیذ عام طور سے تو زبانی تقریر کرتے ہیں مگر اس موقعہ پر لکھے ہوئے مضمون پڑھے گئے۔

چودہری صاحب کو چونکہ اپنے کالج کا کام تھا اس لئے غالباً وہ اپنے مضمون کیلئے کافی تیاری نہ کر سکے۔ آپنے میرآقا مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی اسلامی خدمات کا ذکر کیا (۱) دہریہ اور مادہ پرستوں کو وحی و الہام و پیشگوئیوں کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت دیا۔ (۲) عیسائیوں کی مذہب کی بنیاد عیسے کی موت ثابت کر کے اکھیڑ دی۔ اس بات کے دشمن بھی قائل ہو گئے پھر ڈوئی اور آتھم پر روحانی حربہ چلا کر اس مذہب کا باطل ہونا پایہ ثبوت کو پہنچایا (۳) آریہ کے تناسخ اور نیوگ کے مفاسد کو دکہایا کہ تناسخ مان کر خدا کو سرب شکتیمان نہیں کہہ سکتے۔ نیوگ ایسی گندہ تعلیم کا سرچشمہ وہ قدوس خدا نہیں ہو سکتا۔

پھر مکالمہ مخاطبہ الٰہی کو اسلام کی روح اور اس کا تا قیامت جاری رہنا بتایا۔ جہاد کا خود ساختہ بدنما دھبا اسلام کے منور چہرے سے مٹایا (۵) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاک اور سچے عاشقوں کی جماعت بنائی۔ جو روایتی ایمان سے حالی ایمان کو پہونچے۔ چودہری صاحب اگر آئینہ صداقت اور معیار الصادقین کو دیکھ لیتے تو ان کو مسیح کی خدمات کی ایک فہرست مل جاتی اور پھر سیدی و مولائی کی کتابوں سے ان کے متعلقات کو پیش کر سکتے۔

اس کے بعد امام زادہ سید محمود اٹھا اور اپنا مضمون پڑھا۔ اصل میں حضور علیہ السلام کے بعد مشتاقان احمدؑ کے لئے کوئی چیز تسلی بخش ہو سکتی ہے تو آپ ہی کی تقریر ہے ؎

کیونکہ ہے کچھ کچھ نشان اس میں جمال یار کا

آپنے بتایا کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے صحابہ کرام کو اشاعت دین میں کیا کیا تکالیف برداشت کرنی پڑیں۔ طائف کا واقعہ یاد دلایا اور سمجھایا کہ یہ سب کچھ دعا نقموا منہم الا ان یومنوا باللہ العزیز الحمید کی بنا پر تہا۔ پھر آپنے ان واقعات کے سلسلہ میں اپنے حضور مسیح کی مشکلات کا ذکر کیا اور ان ایذاؤں کا ذکر کیا جو مخالفین نے دیں۔ اخیر میں اپنی جماعت کو متوجہ کیا کہ وہ بار گران جو پہلے صرف ایک جان پر تھا۔ اب ہم سب پر تقسیم ہو گیا ہے۔ خدا کا منشاء ہے کہ تمام سعید روحوں کو توحید پر جمع کرے اب ہمارا فرض ہے کہ یہ پیغام تمام دنیا کے رہنے والوں کے کانوں میں پہنچائیں۔ اس بات سے ہمت نہیں ہارنی چاہئے کہ ہم لڑکے ہیں کیونکہ اس سے پہلے ہی یوسفؑ۔ اسمٰعیلؑ داودؑ جیسے۔ علی رضؓ نے لڑکپن کی حالت ہی میں وہ کام کئے۔ جن کی امید بڑوں سے کی جاتی ہوگی۔

اس کے بعد آپنے عام مفاسد زمانہ بیان کئے اس کے ضمن میں وہ فقرہ بھی کیا پر اثر تہا۔ جو کسی خاص جوش اخلاص سے نکلا۔ کہ دنیا کے زر و مال کا ایک بڑا حصہ خدا پرستوں کو انسان پرست بنانے اور مریم کے بیٹے کی خدائی منوانے کے لئے خرچ ہو رہا ہے۔ پھر نبی کریم کے اوصاف بیان فرما اور دردمند دل سے کہا کہ اب اس اعلیٰ انسان کو جس سے بڑھکر کوئی اعلیٰ انسان تصور نہیں ہو سکتا۔ ایک ادنے انسان کہا جاتا ہے بلکہ ہر ایک عیب اس کی ذات بابرکات سے منسوب کیا جاتا ہے اس کے بعد آپنے فرمایا کہ اشاعت اسلام کے لئے ضرورت ہے۔ دعا۔ ہمدردی (جو کامل احساس سے پیدا ہوتی ہے) جوش استقلال کی قرآن حدیث سے واقفیت کی حضرت اقدس کی کتابوں کے مطالعہ کی حلم۔ خوش اخلاقی۔ صبر تحریر و تقریر میں مشاقی پیدا کرنے کی اور رسالہ تشحیذ کی اور جلسہ پندرہ روزہ کے انعقاد کی۔ پہر اتفاق و اتحاد کی اور سب سے بڑھکر جو لطیف بات کہی وہ یہ کہ شیطانی چیزوں کے بائیکاٹ کی۔ آجکل بائیکاٹ پر زور دیا جا رہا ہے ہم کو اس سے تعلق نہیں ہمارا ملک یہ ملک نہیں۔ مومن کا اصل ملک آخرت ہے۔ پس خدا کی سلطنت میں جن شیطانی اشیاء کا زور ہو ہمیں اس کا بائیکاٹ کرنا چاہیئے۔ لوگ دنیا کے لئے جان و مال کی پرواہ نہیں کرتے افسوس ہو اگر ہم دین کے لئے صرف مال سے ہی دریغ کریں۔ تقریر ایک دعا پر ختم ہوئی بہتر تہا کہ آپ مضمون نہ پڑھتے بلکہ تقریر فرماتے جسمیں اس سے زیادہ جوش اور اثر ہم پایا کرتے ہیں۔

اللّٰھم ایّد امامنا بنصرہ العزیز

(مکمل)

ضرورت ملازمت

میاں عبد الخالق صاحب ایک ہوشیار محنتی جفاکش آدمی ہیں محرر اور منشی کا کام بخوبی کر سکتے ہیں۔ محکمہ ڈاک خانہ میں ملازم رہ چکے ہیں۔ انگریزی حروف شناسی رکہتے ہیں ہندوستان کے کسی حصہ میں ضرورت ہو اور مناسب تنخواہ مل جائے۔ جانیکو طیار ہیں۔ امید ہے کہ دوست ان کا خیال رکہیں گے اور جہاں موقع ہو۔ عاجز کو اطلاع دینگے۔

شیخ غلام احمدؐ صاحب نو مسلم

صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے واعظ مقرر کئے گئے ہیں۔ اور وہ سرحد۔ ہوشیارپور۔ کانگڑہ۔ جالندہرا اور راہوں حضرت خلیفۃ المسیح الموعود علیہ السلام کے ارشاد کے موافق دورہ کرنے کو عنقریب قادیان دار الامان سے روانہ ہوں گے۔ ان کو بموجب قواعد واعظین منظور کردہ صدر انجمن احمدیہ قادیان جن کی نقل ان کے پاس موجود ہے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تمام مدات کے لئے چندہ فراہم کرنے۔ جہاں باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ نہ ہو۔ وہاں احمدی احباب کی فہرست مکمل کر کے باقاعدہ طور پر انجمن احمدیہ قائم کرنے کی اجازت ہے۔ جہاں وہ پہونچیں وہاں کے احباب شیخ صاحب موصوف کے اغراض مذکورہ بالا کے پورا کرنے میں ہر طرح سے مدد دیں۔ اور ثواب دارین حاصل کریں۔

والسلام

خاکسار رشید الدین اسسٹنٹ سکرٹری

صدر انجمن احمدیہ قادیان

۱۰ اگست ۱۹۰۸ء

بقایا داران

کی خدمت میں خطوط ارسال کئے گئے ہیں جن کے حساب میں کسی قسم کی غلطی ہو۔ وہ فوراً مطلع کریں اور مورخہ ۲۴ اگست کا پرچہ ان کی خدمت میں وی پی کیا جائیگا مہربانی فرما کر وصول فرما لیں۔ کیونکہ کارخانہ میں روپیہ کی اشد ضرورت ہے ورنہ اخبار بند کیا جاویگا۔

معیار الصادقین | یہ کتاب قاضی اکمل آف گولیکی نے لکھی

اس میں پیشینہ ساختہ اصول بتلائے گئے ہیں جن کے زیر نظر رکھنے سے مامور من اللہ کی شناخت میں بہت کچھ مدد مل سکتی ہے اور اسی ضمن میں وفات مسیح اور مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت قرآن مجید سے دیا گیا ہے۔ اور مخالفین علماء کے عقائد کو ان ہی کی کتابوں سے ایسے طرز میں لکھا ہے کہ ایک دوسرے کے متناقض ثابت ہو کر اپنی تردید آپ کر رہے ہیں۔ پھر بتایا ہے کہ کامیاب زندگی کیونکر حاصل ہو سکتی ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب کی تعلیم اور ان کا مابہ الامتیاز دیگر علماء سے پیش کیا ہے۔ غرضکہ آج کل کے علمی مذاق رکھنے والے منصف مزاج لوگوں کے لئے یہ رسالہ نہایت ہی مفید ثابت ہوگا۔ قیمت ۳/

ظہور المسیح | یہ ۱۴۰ صفحے کی کتاب قاضی اکمل صاحب کی تصنیف ہے۔ اس میں مسیح موعود کی

وفات اور مسیح محمدی کی صداقت کو عالمانہ رنگ میں پیش کیا گیا ہے اور اسے لکھتے وقت مخالفانہ کتابوں مثل سیف چشتیائی ۔ درہ درانی ۔ غایت المقصود کو زیر نظر رکھکر لکھا گیا ہے۔ آیہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم (سورہ نور) کی تفسیر بطور ضمیمہ خصوصیت سے قابل دید ہے۔ عجیب عجیب نکتے ہیں مخدوم الملت مولانا عبدالکریم نے اس کتاب کی نسبت لکھا ہے کہ

میں پڑھتے پڑھتے دل کے تواجد اور تراقص کو ضبط نہیں کر سکا قیمت صرف ۱/ کردی گئی ہے۔

براہین احمدیہ

یہ حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ التحیۃ والثناء کی پہلی سب سے تصنیف ہے جس نے اسلام کی صداقت کی دھاک کل عالم پر بٹھا دی۔ اسی میں وہ الہامات ہے۔ جو آج پورے ہو کر مومنوں کے ازدیاد ایمان اور مخالفین پر حجت کے قیام کا موجب ہو رہے ہیں۔ تقریباً چھ سو صفحے کے ڈیمائی کاغذ پر نہایت خوش خط اور اعلیٰ چھپی ہوئی کتاب رعایتی بے جلد چار روپیہ مجلد چار روپے ۱۲/ میں دی جاتی ہے

درثمین | حضرت اقدس کی تمام نظموں کا (جو کہ پتھر سے پتھر دل کو بھی موم کر دیتی ہیں) مجموعہ مجلد ۸/ اور بے جلد ۶/

شری نہہ کلنک اوتار | کلنکی اوتار کے ظہور کے بارے میں یہ کتاب

شیخ عبدالصمد صاحب ساکن سنور (ریاست پٹیالہ) نے تصنیف کی ہے۔ بہت عمدہ پسندیدہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام یہ رسالہ ہے۔ کرشن کی صداقت بدلائل ثابت کی گئی ہے حجم ۱۷۲ صفحے قیمت ۸/ جلد منگوائیں

کرشن لیلا | ہندی نظم مصنفہ ماسٹر عبدالرحیم صاحب نہایت دلچسپ و عجیب جس میں لیکھرام کی ہلاکت اور حضرت مسیح موعود کرشن اوتار کی صداقت کا ذکر ہے۔ قیمت ۱/

سر الشہادتین | مصنفہ مولانا مولوی محمد احسن صاحب فاضل امروہی۔ سورۃ یسین سے پیش گوئی کے رنگ میں صاحبزادہ عبداللطیف صاحب رضی اللہ عنہ کابلی کی شہادت کے واقعات ثابت کئے ہیں۔ نہایت لطیف کتاب ہے اس کے انکات روپے کو گراں نہیں۔ قیمت ۱/

غلامی اور عصمت انبیاء | ریویو آف ریلیجنز کے متفرق مضامین کو شیخ احمد دین صاحب

چشتی سید نقشہ نویس پشاور نے بہ اجازت صدر انجمن احمدیہ قادیان بہت عمدہ چھپوا کر اس کارخانہ میں برائے فروخت ارسال کئے ہیں متفرق مضامین کو یکجائی طور پر بہت عمدگی سے جمع کیا گیا ہے۔ قیمت غلامی ۳/ عصمت انبیاء ۴/

جنگ مقدس | حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور عبداللہ آتھم کا مقابلہ اس میں ہمارے امام نے قرآن مجید سے موجودہ عیسائی مذہب کا بطلان کیا ہے۔ قیمت ۸/

فتح الدین | یہ کتاب پنجابی نظم میں ہے وفات مسیح کا بیان۔ نہایت عمدہ ۲/

حیرت کی حیرانی | مسیح موعود کی تائید اور مرزا حیرت دہلوی کی تردید میں نہایت لچر حیرت کی عبارتوں سے اس کے کلام کا تناقض ثابت کر کے اسے نادم کیا گیا ہے۔ قیمت ۹/

اسلام کی پہلی کتاب | احمدی بچوں کے لئے اردو میں مدلل کتاب ہے جس میں سلسلہ احمدیہ کے عقائد کی صداقت کو ثابت کیا گیا ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضوں کا جواب۔ قیمت ۴/

نظم مستورات | مستورات کے لہجہ پر۔ قیمت ۲/

کامن احمدی | (الداد) قیمت ۱/

آنہ ڈکشنری | طالب علموں کے لئے بہت ہی مفید ہے قیمت ۱/

کامن احمدی | قیمت ۱/

عجیب و غریب مجرب ادویات

اگر کسی دوائی کی حاجت آپ کو یا آپ کے احباب کو ہو تو بذریعہ قیمت طلب پارسل منگوا کر تجربہ کریں لیکن یہ بھی ضروری ہے کہ اپنی مرض کے مفصل حالات لکھ بھیجیں تاکہ تجویز ادویہ میں طبی تشخیص ادویہ میں کو مد نظر رکھا جاوے۔ اس کے علاوہ اور امراض کا بھی بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی دوائی سے فائدہ نہ ہو۔ تو باقی ماندہ دوائی کو محفوظ کر کے واپس کر دیں تاکہ اس کے عوض دوسری دوائی بھیجی جاوے ہر ایک دوائی کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہے

مصری گولیاں | یہ گولیاں قبض کے واسطے ایک گولی بلا شدید ضرر کی حالت میں مرد اور مستورات کے واسطے جاری تمام انگریزی اور یونانی قبض کشا گولیوں سے زیادہ مفید ثابت ہوئی ہیں۔ قیمت فی درجن ۱/

تریاق البواسیر | خونی بواسیر کے واسطے ایک ایسا مفید تریاق ہے جس سے بواسیر بکلی دور ہو جاتی ہے۔ تین ہفتے کے واسطے ۱/

تریاق الخنازیر | گنٹھ مالا کی داخلی اور خارجی نہایت عمدہ علاج ہے جس کا استقلال سے استعمال کرنے سے خنازیر کا زہریلا مادہ جاتا اور ورم بالکل دور ہو جاتا ہے۔ چالیس یوم کے واسطے ۵/

ذیابیطس | ذیابیطس اور کثرت بول میں بہت بلکہ کل معالجات سے افضل ثابت ہوا ہے قیمت ۱/ یوم کے واسطے

تحفہ روزگار | یہ ایک ایسی دوا ہے جس سے اکثر اقسام کے پھیپھڑے دق اور صفراوی حمیات وغیرہ دفع ہو سکتے ہیں حرارت غریزی کو بڑھانے اور ریگ گردہ اور مثانہ کے نکالنے کے واسطے اور کمزوری کے واسطے بہت مفید ہے۔ قیمت فی تولہ ۵/

اکسیر جریان | جریان اور رقت جوہر منی اور ضعف کے واسطے عمدہ ہے۔ فی خوراک ۲/ ۱۴ خوراک کافی ہیں

آتشک جدید و کہنہ خوراک دو ہفتہ۔ قیمت ۳/

سوزاک قدیم و جدید خوراک ایک ہفتہ قیمت ۲/

حب صرع مرگی اور ہسٹیریا کی مجرب گولیاں جو اعلیٰ درجہ کی مفردات ہیں۔ فی درجن ۱/

اکسیر ضیق النفس | کھانسی اور دمہ اور قلت اشتہا وغیرہ کے لئے مفید ثابت ہوا ہے ایک ہفتہ کے واسطے قیمت

نوٹ ہماری ادویات سے بلا استثنا ہر ایک مذہب و ملت کے لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ ان کے بنانے میں یہ رعایت رکھی گئی ہے۔

المشتہر

حکیم محمد زمان معالج خاندان نواب محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب